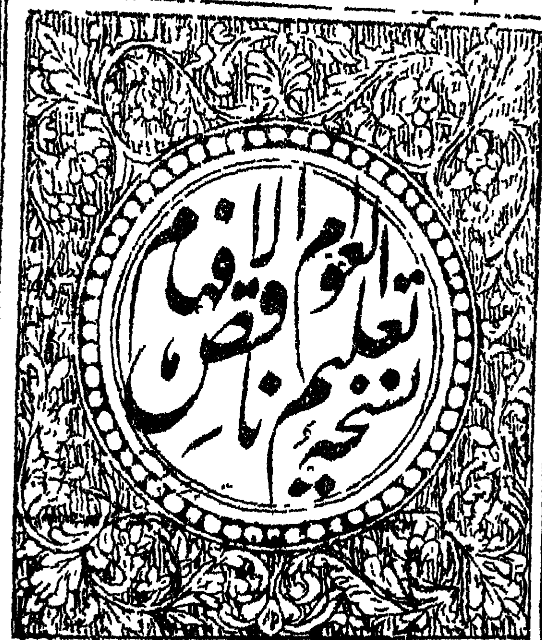
الله ولی التوفیق و علیه التحقیق

مصنفهٔ جناب هادی الطریق شریعت و سالک سلوک توحید



نسخهٔ تعلیم العوام و ناقص الافهام

مولوی غلام لعلی نعمت الهی المتخلص به رسا

در مطبع ظهیر دکن باهتمام منشی سراج الدین طبع شد

غلط نامہ تعلیم العوام ناقص الاقتباس

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح	•	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	١٣	خیز	خیر		٣٠	٣	نیب	تعصب
٣	١٤	یادی	یاری		٣١	٤	خلاقب	خلائق
٦	١٥	یحبکم اللہ	یحبکم اللہ		٤١	١٠	ندر	نذر
١٣	١١	سورة الفاتح	سورة الفاتحہ		٤٣	٢٥	دریاسیہ	دریا پیہ
١٥	٣	صراط الدین	صراط الذین		٤٥	١٠	بخبر	بحر
١٨	٤	نج	رنج		١٤	٤	اگ	آگ
١٩	١٢	دیری	دہری		٥٦	٥	سلندر	سکندر
١٩	١٧	مل ہو	حل ہو		٥٨	[illegible]	اشتعالک	اشتعال
٢٠	٥٠	غبر	غیر		٥٩	٢	جہالت	عبالت
٢١	١٦٠	من تقول	من القول		٦٩	١٤	ترک	تبرک
٢١	٣	پاپ	باپ		٨١	٩	نبا نکم	نبا تکم
٢٢	١١	یوشش	یوشس					
٢٣	٦	نقیرا	فقرا					

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور سب تعریف اللہ

تعالیٰ شانہ ہی کو سزاوار ہے جسنے بنائے زمین و آسمان اور ٹھیرائے اندھیریاں

اور اجالا جسنے زمین و آسمان سے بشارت ہے قدرت الٰہی کو جانکر ایمان پورا کرنے

کی اور اندھیری او جالے سے اشارت ہے ضلالت و گمراہی سے یعنی بدعت

اور شرک اور ایمان کرنیک ہدایت سے مراد پانے کی سبحان اللہ عما یشرکون پاک

و منزہ ہے ذات خدا کی کسی ایک شے کے شریک ہونے یا مثال لانے

کی نسبت دینے سے۔

نعت

درود بیحد خاتم الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ شرف عظمت و شان

اولی العظمی کی سند اعظم خیر الانساد و کلام اللہ سے جلوس آراستہ مسند شرف
سروری رسالت اور رونق افزاے بارگاہ عظیم الشان کبری نبوت ہو کر
حسن سلوک دولت توحید اور شرف عطا خلعت عبادت و تحمید سے امت
جادہ پیماے مسلک سنت کو بطریق ہدایت رہنماے سبیل شفاعت اور
ہادی منہاج مغفرت ہوئی - اور تبلیغ منشور فرقان الازم الایقان کو دستور العمل
اہل اسلام علے الخصوص ضابطہ ایمان عاملان ذوی الاحترام مناصب قد فصلنا
الایات لقوم یذکرون کا گردان کر بحکم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی
حق و باطل مین فرق دکھا کر تشہیر احکام پر اختتام اوامر و نواہی سے دین
متین مین کسیطرح کا شک و اکراہ باقی نہین رکھے مولف لبسا رحمت برین
است کہ نیر و وسطہ و لایق لبستدق نبی مشفق جمیع الخلق را فایق اما بعد اضعف
العباد مسمی غلام العلی نعمت اللہ المتخلص رسا ساکن قصبہ نیکمال صوبہ فرخندہ بنیاد
حیدر آباد دکن نے بسال ۱۳۰۱ھ ہجری مین یہہ چوتھی کتاب مسمی تعلیم العوام ناقص
الافہام بنظر خیر خواہی اہل اسلام و بہ نیت انسداد گمراہی عوام کے چار باب
تعریف امتیاز مین خیر و شر طریق اسلام کے یعنے تعریف اول فضیلت مین تعلیم
علم دین کے اور تفصیل مین احکام فرائض و سنن کے تعریف دوم توصیف مین
شان نزول کتاب اللہ کے اور اعجاز مین شرف رسالت رسول اللہ کے صلی
اللہ علیہ وسلم کے تعریف سوم خودنمائی مین مرشدان ریاکار کے ہو کہ تکلف قبول

وحید فروشی سے تذلیل اسلام و تحقیر عوام کرتے ہین ۔ تعریف چہارم برائی سے
شرک و بدعت ایام شر و محرم کے اسلام کی خرابی پائی جانے مین اس منشا سے
انشا کیا کہ اکثر مسلمانون کو علم دینی تفسیر و حدیث و فقہ کا نہونے سے اسلام و
شریعت کی خوبی اور شرک و بدعات کی برائی نہ جانکر رسوم خودی اختیار کرنے
سے احکام الٰہی کی عظمت اور شریعت رسول اللہ کی منزلت دلون مین مسلمانون
کے کچھ نہ رہی حالانکہ خدا ئے تعالیٰ نے کریم بندہ نوازی سے بندون کو دولت
اسلامیت بہت ہی بڑی نعمت اور قرآن مجید و دستور العمل شریعت کا واسطے
تعلیم علم ہدایت کے اور دور کرنے افعال شرک و بدعت کے بمزید عنایات
مرحمت فرمایا ہے لہ رضیت لکم الاسلام دینا ۔ انتہی ہوا مین تمہارے لئے دین
اسلام سے ۔

تعریف اول فضیلت علم دین کے

صاحبو افضال الٰہی کو تو غور کرو کہ اوتعالیٰ نے لطف بندہ نوازی سے منشور کتاب
اللہ کو دستور العمل سررشتہ صفائی جادہ شریعت گردان کر اہتمام سے حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدر نشین ضوابط رسالت کے خس و
خاشاک شرک و کفر کو مسلک سالکان شریعت کے صاف کر دیا اور
بفرمان ان الذین امنوا و عملوا الصلحٰت کانت لھم جنات الفردوس نزلا خدا اور
رسول پر ایمان لاکر نیک عمل کرنے والون کو بستان سرائے جنت انعام

فرمایا باوصف اسقدر احسانات خداوند عالم کے ارتکاب برائی شدید
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے بہی جاہلون نے افعال شرک وبدعت کے
مرتکب ہوکر اپنے ہاتہون سے آپ ہلاکت مین پڑتے ہین اور امور دینداری
مین غفلت اور احکام اللہ کی عمل آوری سے اغماض کرتے ہین اور بشامت افعال بد
سے بہت دور ہوکر افعال فسق وفجور مین عمر عزیز کو کہوتے ہین بلکہ بطبق حدیث
شریف الانسان حریص فی مامنع الانسان کی سرشت ہے کہ منا ہی افعال پر
ضرور ہی رغبت کرنے کی پس چاہیئے بندگان خدا وامت محمدیون کو کہ کلام
اللہ کو ابتداے عمر مین پڑہ لین اور معنی ومطلب کو سمجہ کر ایمان کامل الدین
اور نبی الکریم صلعم کی حسن سلوکی طریق کو حاصل کرلین اور بدعتی چال آبائی اور
رسم وآئین بیدینی بالکل ترک کردین ورنہ شیطان رہزن نقد ایمان ہے
اور خدا ورسول کے حکم کا نافرمان بنا دیتا ہے چنانچہ خداے تعالے فرماتا
ہے ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارًا خالدًا فیہا جسنے نافرمانی
کیا حکم خدا ورسول کی تو وہ شخص داخل ہوگا آتش جہنم مین اور ہمیشہ رہیگا اوسمین
وا حسرتا قوم اسلامی مین لاعلمی سے قران وحدیث کے بڑی خرابی پڑگئی
ہے کہ بہت لوگون کو تمیز بدعت اور شریعت کی اور شرک وتوحید کی بالکل
نہین رہی بلکہ رسوم ہنود سے ہی بہت رغبت ہوگئی ہے کہ باعتقاد تمام
ادا کرتے ہین اور طریق جہل اختیار کرتے ہین جاہل کہتے ہین بے علم کو اوسے

برائی و بے ادبی جہل کی ایک سے دوسرے کو بہت جلد اثر کرتی ہے بنسبت علم و ادب کے شریعت نام ہے سیدھی راہ اسلام کا جو خدا تعالیٰ نے نظر خیر خواہی سے بندگان خود کو طریق عبادات اور معاملات کو ذریعہ سے رسولوں کے بتلا دیا ہے تحقیق کہ پیروی شریعت کی مانند معالجہ حکیم کے ہے جیسا حکیم نے بیمار کو بیمار ہونے کا علاج بتلاتا ہے کہ فلان شے مت کھاؤ کہ بیماری بڑھتی ہے اور فلان چیز کھاؤ کہ مزاج تندرست ہوتا ہے اسیطرح شریعت کی راہ خدا نے بندوں کو دنیا میں عزت اور نفع حاصل ہونے کی اور عقبےٰ میں شفاعت اور مغفرت نصیب ہونے کی دکھایا ہے چنانچہ فرمایا ہے الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرت منہ وفضلا شیطان وعدہ کرتا ہے تمسے محتاجی اور بیحیائی سے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے نیک راہ چلنے والوں کو اپنی رحمت سے مغفرت کرنے کا اور فضل کا سمجھنا چاہیئے کہ درخت ایمان کی پیڑ توحید ہے اور پیڑ مستحکم ہوتی ہے جڑوں سے وہ عمل آوری احکام اللہ کی ہے سو وہ عبادت ہے اور جڑین زور پکڑتے ہین آب یاری تقوے سے سو وہ اعمال صالح ہین اور خزانہ آب رحمت کا تلاوت کلام اللہ ہے اور بارآوری شاخ ایمان کی پیروی رسول کی سو وہ شریعت ہے اور ثمرہ اوسکا استرضاء خدا تعالیٰ ہے اور مغز اوسکا قبولیت خدا اور ذائقہ اوسکا نعمت و رحمت الٰہی کا ہے آدمی جب تک خدا کی توحید کو اپنے دل میں مضبوط نہ تھاوے

ایمان کامل نہیں ہوتا جس شخص کو توحید نصیب نہیں اسکی عبادت [illegible] ہو یا نہ ہو کسی
کسیطرح کی مقبول خدا نہیں ہوتی اور توحید [illegible] اور اتباع [illegible]
یعنی قرآن کی [illegible] سے نہیں ہوتی اور نشانی توحید کی عبادت [illegible]
دو طرح پر ہے ایک فرض اور دوسرا [illegible] فرض کی [illegible] خدا کا [illegible]
قطعی متعدد آیات نص قرآن سے اور حدیثات متواترہ سے ثابت ہوا ہو اور
[illegible] وہ کہ حکم خدا کا آیات غیر نص قرآن سے اور حدیثات غیر متواترہ سے یا
اجماع امت سے ثابت ہوا ہو۔ آیات نص وہ ہیں جنکی معنی صاف [illegible]
معلوم ہوا اور غیر نص وہ کہ حکم خدا کا صراحت سے معلوم نہو مگر اشارات
پایا جاوے یعنے آیات کے لفظوں کی معنی صراحت سے نکلتا [illegible] اور
سنت کی بھی دو قسم ہیں۔ موکدہ۔ اور غیر موکدہ۔ موکدہ وہ جو رسول
اللہ صلعم اکثر اوقات اوس فعل کی بدا وست رکھے ہیں اور بعض اوقات
ترک بھی ہوگئے ہیں وہ فعل امت کو بھی بجالانا ضرور ہوا اتباع کی معنی پیروی
کرنے کی یعنے چال پر چلنے کی ہے جو شخص کہ پیروی رسول کی نکرے گا وہ
امت رسول میں نہوگا چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے امت کو کہلوایا ہے فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی پیروی کرو
میری تو دوست رکھیگا تمکو اللہ نے اور غیر موکدہ وہ کہ حضرت علیہ السلام
نے بعض وقت کئے ہیں مگر اکثر اوقات نہیں کئے اگر امت بھی کرے۔

اور ثواب جانتا ہے۔ نہ کہ گور پرستش ہوگی اور بدعت اوسکو کہتے ہین جو
رسمین قرون ثلاثہ مین نہ تھین بعد حادث ہوئے یعنے نئے چالین
نکلے جیسے شادی کے رسوم اور قبرون پر گنبد اور صندل و عرس کی دہوم
اور زندہ رونا اور چہلم و برسی و مولود وغیرہ کے لزوم یہ سب بعد نکلے ہین
قرون ثلاثہ تین زمانون کو کہتے ہین پہلا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حیات شریفہ کا دوسرا زمانہ اصحابون کا رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھے
ہو لوگون انکو تابعین کہتے ہین تیسرا زمانہ ائمہ یعنے اماموں کا انکو تبع
تابعین کہتے ہین چنانچہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہین خیر القرون قرنی یعنے
سب زمانون سے بہتر زمانہ میرا ہے ثم الذین یلونہم پہر وہ لوگون کا جو
میرے زمانہ سے ملے ہوئے ہین ثم الذین یلونہم پہر وہ لوگون کا جو صحابہ
کے زمانہ سے ملے ہوئے ہین اور شرک کہتے ہین اوس فعل کو جو خدا کے لائق
کی عبادت یا قدرتی اور اختیاری کام غیر خدا مین سمجہنا اور ادا کرنا یا غیر خدا کو
اون کامون مین دخیل یا مددگار یا نگہبان جاننا۔ غیر خدا کی تفصیل یہ ہے کہ
نبی آدم و ملائک جن و حیوان جہاڑ و پہاڑ وغیرہ جو کچہہ کہ زمین و آسمان مین
پیدا ہین ہزارہا عالم ہین جزو کل سب کے سب غیر خدا ہین اگر ان تمام عالم مین سے
کسی ایک کو بہی عبادت کرین یا قادر سمجہین یا شریک قدرت سمجہین تو شرک
ہوا اور شرک کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ تعریف عبادت کی یہ کہ سجدہ اور

طواف کرنا یعنے تصدق ہونا اور نذر نکالنا اور دعا چاہنا اور جانور ذبح کرنا۔
تعریف قدرت کی نیکی و بدی اور نفع ونقصان دینا یا غیب دان یا حاضر و ناظر
سمجھکر پشت وبرخاست مین پکارنا وغیرہ یہ کل کام سوا خدا کے غیر اللہ
سے ادا کرنا کفر ہے اور کفر کا نتیجہ خلود نار جہنم ہے حاصل کلام توحید سے زیادہ کوئی
چیز نیکی اور ثواب کی نہین اور شرک سے زیادہ گناہ یا بُرا کام دنیا مین نہین
ہے جملہ پیغمبران اور اولیا وغیرہ سب شرک کے کامون سے الحذر کرتے رہے
ہین اور توحید پر زندگی بسر کئے ہین چنانچہ حضرت لقمان حکیم اپنے فرزند کو
تعلیم دئے کہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم اے فرزند میرے
شرک مت کر ہرگز تو اللہ کے ساتھ تحقیق کہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے یعنے
مین عقل خداداد سے بہت ساری برائیان اور خرابیان سالم عمر مین تجربہ دنیا
سے معلوم کرلیا مگر شرک سے زیادہ کوئی برائی نہین دیکھا خبردار رہو
ہرگز شرک مت کرو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونو فرزندان
حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو تاکید اً حبتا دئیے کہ ان اللہ اصطفے
لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون اے فرزندو تحقیق کہ اللہ تعالے پسند
کرلیا تمہارے لئے دین کو خبردار دین اسلام پر مرو اور حضرت یعقوب نے اپنے
فرزندون حضرت یوسف اور بنیا مین علیہم السلام سے اقرار واثق لئے
کہ ما تعبدون من بعدی کس چیز کی عبادت کروگے میرے بعد قالوا نعبد

الٰہک و الٰہ آبائک کہے عباد ت کرین گے ہم اللہ کو تیرے اور تیرے باپ دادا کے وہ ایک ہی ہے نہ دیکھیے پیغمبرون نے اپنی اولاد کو اس طرح تاکید سے تاکید کئی کہ خدا کی مغفرت ایمان پر ہے اور ایمان توحید خدا اور اتباع رسول پر منحصر ہے اور توحید تفسیر و حدیث پڑہنے سے معلوم ہوتی ہے عوام جاہل تو ہوتے ہین اپنی اولاد کو دینی علم سکہانا جانتے ہی نہین مگر دانشمندان خواص بہی تو اپنی اولاد کو ابتدا تربیت طفلگی مین علم شریعت نہین سکہاتے بلکہ کمسنی مین مدارس ملک انگار مین علم بیدینی کو کمال لیاقت جانکر تعلیم دلاتے ہین جب کہ لڑکون کو اوائل عمر مین کثرت سے صحبت بیدین کے بطبیعت مذہب بیدینی کی بقول گر بکشتن روز اول ذہن نشین اور خو پذیر ہوجاتی ہے اور بیدینی کا علم حاصل کئے تک موسم شباب کا اجاتا ہے اور فکر معاش کی پڑجاتی ہے تو پھر موقع فکر معاد کا ہاتھ نہین آتا پھر کون سی صورت ہے کہ خوبی احکام اللہ کی دلون مین مسلمانون کے جاگیر ہونے کی اور فضیلت ارکان اسلامی سے بہرہ یاب ہونے کی ع

خوے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بمرگ او از دست۔ یہ جو عقرب شوق موتراشی کا نیش زن حسن صورت ہر مرد اسلامی ہے یہی تو سم عنبت بیدینیون کا ہے جو ہر بن موسے اہل اسلام پر موثر ہوکر قاتل ریش نگسیاہی سو یہ پہلی بنیاد ہے انہدام پایہ دیوار حد شریعت محمدی کی بمصداق حدیث شریف من تشبہ بقوم فہو منہم یعنے جسنے جس قوم کی مشابہت کیا وہ اسی قوم مین

گنا جاوے کا لطف ابتدا مین خبر دیکھئے کہ اوس مذہب کا تماشا ہے برا انجام اسکا
دن بدن ہووے زیادہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے دنیا ساز و دین باز دل اونکی
نسبت مین بد دعا دیتے ہین ؎ مبادا دل آن فرومایہ شاد کہ از بہر
دنیا دہد دین بباد۔ اگرچہ فی زماننا مسلمانون کے بہت کم لڑکے قرآن شریف
مثل طوطے روان پڑہتے ہین مگر معنی معلوم نہونے سے مطالب اوامر و نواہی
کو نہین جانتے کہ خدا کی مناہی کون سے آیات مین ہے اور کون سے باتون کی
اجازت ہے یہی سبب ہے کہ حلال و حرام کی تمیز نہین رکھتے مولف کا یقین ہے کہ
معنی قرآن مین جس نے غور کیا فائدہ ہوا ہر روز سو قرآن کے چار دور علم تفسیر و حدیث
نہ پڑہنے کا یہی سبب ہے کہ اکثر مسلمانون کو بدعت اور اتباع سنت پر نظر اور
شرک و توحید کی قدر اور بہشت و دوزخ کی خبر اور مغفرت کی تمنا اور خدا کے
غضب کا ڈر نہونے سے نماز و روزہ ادا کرنے کی احتیاط اور قرآن و حدیث
و فقہ سمجھنے کی فکر نہین رکھتے سبب اوسکا یہی ہے کہ زبان شوق اکثر اہل
اسلام کی لطف ذائقہ معنی قرآن شریف سے لذت گیر نعمت مضامین کلام
الٰہی نہین ہوئی اور جب تک مذاق آدمی کا کسی عمدہ نعمت سے چاشنی پذیر
نہو خواہش جنان اشتیاق النسان کی حلاوت سے اوس نعمت کے
متلذذ نہین ہوتی بنا بران مجھ خیرخواہ اسلامیان کے خیال مین یہ مصلحت بتقاضا ہے
صواب دید ہوئی کہ تھوڑی تعریف کلام الٰہی کی اور شمہ توصیف رحمت رب العالمین

کی جو زبدہ افراد بندہ نوازی سے فرمان بلاغ المبین ہے دکو مصدر سرفرازی
بنایا ان کو وارث کیا ہے اور فرمایا ہے کہ الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب ولم
یجعل لہ عوجا شکر ہے اللہ کا جس نے اتارا اپنے بندے پر کتاب اور نہ رکھا
اس میں ٹیڑھا پن کچھ یعنی قرآن کی سچی مطالب ہے واضح ہو تو اللہ ان کے
دل و زبان میں کچھ شک نہیں ہے۔ بڑی برکت کا ہے رہنما تبارک الذی
نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا برکت سے اس قرآن کے جس نے
اتارا فیصلہ اپنے بندے پر کہ رہے سب عالم پر ڈر یعنی قرآن کے پڑھنے
میں ایسی برکت ہے کہ دنیا و دین کی مضرت سے بچاؤ اور ہزار ہا طرح کی
آسائش دنیاوی و آسمانی سے امن ہے لہذا برادران اسلامی کو بطور اشاعت
نیت ہو سرفراز سے شان نزول سورہ فاتحۃ الکتاب کی جو سر قرآن
اور کتابیہ الباب کہ الحمد اپنے مسائل اور تمامی مضامین احکام قرآن کی
بیان ہے زبان قلم مختصر بیان میں لاکر بطرز اشتہار پیشکش شائقان معنی
قرآن کے گزران دیکھاتے ہیں تاکہ فضائل رحمت باری تعالے کے پردہ کشائے
چشم مفادات ہر فرد بشر ہو کر البتہ شوق مطالعہ تفاسیر قرآن شریف کا اور رغبت
تدریس علم تفسیر و حدیث کی مضمر ضمیر رہے گی از انجا کہ مشیت اللہ تحسین
مقتضائے تثبیت احکام اللہ بمنشائے اعلان خلق اللہ بوسیلت محمد
رسول اللہ مقتضی شرف تنزیل کلام اللہ ہوئی تو رسم تبلیغ سے جبرئیل

علیہ السلام نے بمقصود وہاں غم منشور اقرار لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بمعہ بسم اللہ سورۃ الفاتحہ تنزیل فرمایئے اسوقت مدت عمر شریف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سال کے ہو چکی اتفاقاً حضرت نے آبادی سے باہر تشریف فرماتھے ناگہان جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اوترآئے اور زمین سے معلق کھڑے ہوکر بآواز بلند کہا ہے اگرچہ تشکل ملک کی نورانی بہر دار ہے مگر آنحضرت کبہو شکل فرشتہ دیکھے نتھے مہابت نداے ناگہانی اور تقاضائے وحشت انسانی سے خوفناک ہوکر کچھ جواب ندئیے اور فے الفور اوس جاسے سے نکل گئے بلکہ چند بار ایسے واقعات وحشت ناک پیش آئے اور حضرت کو کئی روز بخار دامنگیر ہا چنانچہ اس حادثہ کی صداقت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ روایت کئے ہین عبداللہ ابن عباس سے اور حضرت عبداللہ نے حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بین ابتدائے تنزیل کلام اللہ مین کئے بار شکل جبرئیل علیہ السلام کو دیکھہ کر ڈر جاتا تھا اور بخار چڑھتا تھا حاصل کلام جبرئیل نمود ہوکر یا محمد پکارتے تے اور حضرت نے جواب ندیکر اوس جاسے سے نکل جاتے تھے کہ حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالےٰ عنہا پہلی زوجہ مطہرہ آنحضرت صلعم نے اس حال سے واقف اور مشوش ہوکر اپنی برادری کے عالم الوقت ورقہ بن نوفل سے یہ سرگذشت اصل

واردات کی اور نشان صورت شکل پیا ارادہ بیان فرمائے وقہ مذکور نے علم
توریت و انجیل وار کھنا تھا معلوم کر لیا کہ یہ شکل فرشتہ کی ہے اور فرشتہ
انسانون مین خاص پیغمبرون پر بحکم خدا اوترتا ہے البتہ اس بشارت سے
آثار لایق سرفرازی نبوت کے پائے جاتے ہین شادمانی سے حضرت کو
اطمینان دلا دیا کہ آپ اوسکو شکل نظر آتی ہے البتہ وہ فرشتہ کی ہے اور
فرشتہ ضرر رسان نہین ہوتا آپ بلاخوف اوسکے سوال کا جواب دیجیے اور
کیا کہتا ہے سنو مین لیجیے الغرض جبرئیل علیہ السلام نے دوسرے موقع تنہائی
و میدان مین نمود ہوئے اور یا محمد پکارے حضرت نے بخاطر جمعی بلفظ لبیک جواب
دیئے تب جبرئیل نے بعد سلام اپنا نام بتائے اور کہے کہ مین بحکم خدا آپ پر کلام
اللہ لایا ہون آپ آج سے رسول اللہ نبی آخر الزمان ختم المرسلین ہو مین گواہی
دیتا ہون کلمہ شہادت کی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ سورۃ الفاتحہ
پڑھوائے جب نبی اکرم نے زبان اقدس سے بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ
الحمد للہ سے ولا الضالین تک پڑھتے ہی لطف عظمت حمد و ثنا سے
رب العالمین کا اور شرف بمضمون شکر و دعا سے بندگان عبدیت آمین کا مرغوب
خاطر عبدیت باثر حضرت صلعم کے ہو کر برغبت دل اور جوش طبع سے لفظ آمین
کا زبان معجز بیان سے نکل آیا جسکے معنی ایسا ہی ہووے ہے پس یہہ لفظ استدعا
آمین کا زبان حضرت سے نکلا ہوا شرف قبولیت مین جناب باری تعالے

سکے اگر شریک الفاظ کلام اللہ یعنی سورۃ الفاتحہ کے ہوگیا مگر خیال تہذیب سے ترکیب
تحریر مین کلام الہی سکے آخر سطور ولا الضالین تک برابر لکھہ کر لفظ زبان خیر البشر
کا آمین علیحدہ سطور سے نیچے لکھدیتے ہین یا نماز جماعت مین مقتدیون نے امین کہتے
ہین تا طرز کتابت اور ترتیب قرأت سے خدا کے کلام مین اور بندے کے کلام
مین تہذیبا فرق علیحدگی کا پایا جاوے - اور یہ معلوم کرنا ضرور ہے کہ سورۃ الفا
کی عبارت خاص کلام خدا کا ہے اور مطلب اوسکا استدعا بندون کا ہے اگرچہ سالم
قران شریف خدا ہی کی زبان ہے مگر وہ سب ہم بندون کی تربیت اور تعلیم
کے احکامات اوامر و نواہی اور ہدایات عبادات لایق عظمت الہی ہے فقط یہہ
سورہ فاتحہ خاص کلام خدا کا اور مضمون استدعا بندون کا ہے اوسکی مثال قلم
عرضی کی سی ہے جیسے کہ رعایا سے غرض منداپنی برآمد حاجت کے لئے منشی
مین حاکمون کے درخواست تحریری گذرانتے ہین اسیطرح سورۃ الفاتحہ
عرضی ہے بندون کی مقصود کی اور انشا عبارت اوسکی کلام الہی ہے -
بمصداق ان اللہ بالغ امرہ یعنے اللہ تعالے ہر ایک کام کے انجام کو اول
ہی معلوم کرلیتا ہے البتہ منشا سے قدرت الہی اس صوابدید پر مقتضی المصلحت
ہوئی کہ ان الانسان لربہ لکنود بتحقیق کہ انسان اپنے رب کے نعمتون کی
شکر گذاری مین قصور وار ہے الفاظ استدعایہ لایق عظمت وشان
رب العالمین کے اور مضمون قابل مقصود بخشایش خلایق کے لکھنا نہین

جانتا الغرض اسے علم الانسان ما لم یعلم مضمون عرضی کا خدا اسلئے زبان رحمت شیوہ سے انشا کردیا
کہ ہر بندہ اس عرضی کو ہر عبادت و دعا اور ہر حاجت و التجا مین اور ہر عرض بلا
اور ہر التماس ثواب مین ہماری جناب مین پیش کیا کرے تا مبلغ منظوری سے
مزین کیا کرون چنانچہ کتاب بذل المعونة الایضاح الارکان الاربعین مین لکھا ہے
کہ سورہ الفاتحہ عرضداشت ہے بندونکی اللہ تعالے کے حضور خاص مین پہونچانیکی اور
ظاہر اکثر رسم معروفی خلقت کا ہی کہ بے علم اہل غرض ونسے عرضی مطالب خود کی
اہل علم سے لکھواتے وقت کہتے ہین کہ فلان مقدمہ کی با طوالت یہ مضمون مختصر مفید
اس اسم عجز و نیاز سے لکھ دیجئے کہ حاکم مقتدر نے مزید مراحم سے شرف پذیرا فرماوے اور رواج
تحریر عرضی کا ہے کہ پیشانی صفحہ قرطاس پر سر لکھ کر بعوض عالی سامنے لکھتے ہین سو وہ بسم اللہ
ہے اور القاب بالفاظ تعظیم خداوند نعمت وغیرہ جو لکھتے ہین سو وہ الحمد للہ رب العالمین ہی اور الفاظ شکریہ
احسانات ولی نعمت کے فیض بخش و فیض رسان جو لکھتے ہین سو وہ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
ہے اور جو مضمون اطاعت گزاری و فرمان برداری تعلق قدیم خود کا جو لکھتے ہین سو وہ
ایاک نعبد و ایاک نستعین ہی اور مقصود کارروائی و حاجت براری خود کا جو لکھتے ہین سو وہ اہدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ہے اور جو الفاظ استغاثہ ہدایت و
مصائب سے بچنے اور عزت ریزی ہونے وغیرہ کے جو لکھتے ہین سو وہ غیر
المغضوب علیہم والضالین ہے سورہ الفاتحہ الیتا متبرک اور اسقدر عظمت
ہے کہ تعریف عظمت اس کی لا بیان اور بے پایان ہے اس سورہ مقدس کو

جسمین دنیا کے اول و آخر دین پڑہین وہ دعا مقبول خدا ہے اور جو کچہہ ایصال
ثواب بخشین مردگان اس سورہ کے ساتہہ کرین تو مقرون اجابت حق تعالی
ہے اور ہر مرض و مشکل مین پڑہین تو شفا و آسانی ہے اس سورہ کا نام فاتحۃ
الکتاب جو مین قرار داد ہوا ہے اسی معنی سے کہ کہول دینے والا مطالب
کتاب اللہ کا اس سورہ کے پڑہنے سے سالم قران مجید کے تلاوت کا ثواب
ملتا ہے یعنے تمامی مضامین مفصل قران کا اجمال اس سورہ مقدسہ مین
آیا ہے جیسا کہ دریا کوزہ مین بہر دگئی ہر چند اس قدرتی مضامین کی پوری
تاہیت ذہن ناقص انسان مین نہین آتی جو من کل الوجوہ سمجہے اور تشریح
کرے مگر تہوڑی توضیح بقدر علوم بطور نمونہ جیسے دریاے محیط سے یک قطرہ
برای تعلیم الناس تحریر کرنے مین آتی ہے واضح ہو کہ تمامی مطالب تحمید
مفصلہ قران مجید جو بظاہر چار قسم کی حمد ہے یعنے بندہ خدا کی تعریف اور
بندہ بندے کی تعریف اور خدا بندے کی تعریف اور خدا خود اپنی تعریف کرنا
جو یہ چار طرح کی تعریف کے اقسام مشہور ہین کل حمد و ثنا اور شکر و سپاس
کے مضامین سالم قران مین صراحتاً درج ہین وہ سب حمد کا اجمال ایک لفظ
مجمل الحمد للہ مین ہے اور جتنے بیان واقعات احسانات ربوبیت و منعمی
و رزاقیت کے اقسام ماکولات و مشروبات کے جس سے زندگی و حیات
کل مخلوق کی متعلق ہے وہ سب کا مجمل لفظ رب العالمین مین ہے اور جتنے

مضامین مہربانیان حضرت رحمان کے حیات دنیا مین باعث پرورش و پرداخت خلایق کے جو ابتدا سے ولادت و رضاعت سے انتہا سے عمر وفات تک ہر بشر کو جو ہر عقل و ہوش و توانائی و مال و اولاد و صحت و راحت وغیرہ وقتاً فوقتاً عطا کرنے کی بشارت جو سالم قران مین مرقوم ہے اور خلاصہ مہربانیون کا اجمال لفظ الرحمن مین ہے اور ضمناً ذکر رحمت و مغفرت و سفارت و دیدار و جنت کا مومنین کے حق مین ابتدا سے نفخ نفخ القبور سے بعث و نشر یوم الحشر مین حساب و میزان و پل صراط و دارو گیر کے آفات سے بچاو و ترحم کا ثمرہ سالم قران مین لکھا ہوا ہے وہ سب کا مجمل لفظ الرحیم مین ہے اور تمام احوال مصائب باز پرس قیامت کے اور غضب و قہر کے اور عذاب النار وغیرہ کے سالم قران مین مسطور ہے وہ سب مالک یوم الدین مین ہے اور کل احکام اوامر و نواہی لازمہ عبادات حق اللہ و غیر اللہ چہار قسمی یعنے مالی و بدنی و قولی و فعلی مثل صوم و صلواۃ و حج و زکواۃ و نذر و نیاز حرام و حلال حق اللہ و غیر اللہ جس صراحت سے مناہی شرک کی ہر صفحہ و ہر آیت مین جتنے اقسام عبادت کے مذکور ہین وہ کل ایاک نعبد مین ہے اور جس تشریح سے ممانعت استعانت اور استمداد کسی غیر اللہ سے نہین سوا خدا سے تعالے کے جو تمامی قران مین مرقوم ہے وہ سب لفظ و ایاک نستعین مین ہے اور جس توسیع سے رہنمائی سبیل ہدایات کی اور تعلیم امور صدق و صواب

کی اور طریق صلاحیت و تقوے اور ترکیب طہارت جو نصیب انبیا اور
صدیق و شہدا و صالحین منعم علیہ لوگون کی سالم قران مین تعریف آئی ہے
وہ سب کا مجمل آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم مین منحصر
ہے اور جس صعوبت سے مضامین قہر و غضب اور رنج و تعب و کفر و شرک کے
نسبت کفار بت پرست و قبر و شدہ پرستون کا اور ذکر بد افعالی و نافرمانی
سے قہر و غضب مین منسوبہ کفاران ہے وہ سب غیر المغضوب علیہم مین ہے
اور جتنے احوال و امثال منافقین کے جو فریق کہ ظاہرا کلمہ گو مسلمان بندہ
خدا امت رسول کہلاتے اور اپنے کو نسل بزرگان شریف و نجیب مین
سمجھتے ہین مگر احکام اللہ نماز و روزہ و زکواۃ و فطرہ کے ادائی سے غافل
اور غیر اللہ کی عظمت و کرامت پر قایل اور نذر و نیاز و سجدہ و طواف قبور
و مرشد کا بہ عقیدت بجالاتے ہین اور شریعت کے کامون سے شرم و انکار
اور بے شرعی کامون پر رغبت و اقرار رکہتے ہین اس فرقہ ضالہ کا بیان بطول
جملہ قران شریف مین آیا ہے سو اوسکا مجمل و لا الضالین مین ہے حاصل
کلام قلم قدرت کاتبان قضا کا تمامی قران شریف کے سالم مضامین مفصل کو
بطرز اجمال بطور لب لباب اس مختصر عبارت سورۃ الفاتحہ مین لکھا ہے
اور سورۃ الفاتحہ کے مضمون مجمل کا مختصر مفید دو آیت مختصر الاختصار ایاک
نعبد و ایاک نستعین مین لایا ہے آیت اولی مزین ہے منشیار عبادات الہی سے

جو لازمہ عبدیت عباد اللہ کا یا استحقاق خالصاً للہ ہے اور آیت دوم متضمن ہے
استعانت و استمداد مین اللہ سے جو بلاشرکت تائید غیر اللہ ہے پس اسی روایت
پر اختتام اسلام اور ایمان کا ہے کہ بندہ اللہ کو پروردگار اپنا جانکر عبادت اوسکی
اپنے پر فرض لازمی کر لینا اور دنیا و دین کے راحت و مصیبت کے حاجات مین
تائید و امداد خداہی سے جانتا تو یہی دو اسباب ہین خاتمہ بخیر ہونے کے اور
پس اسی روایت کا ترجمہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ لکھتے ہین ؎

ندارم بجز از تو فریاد رس — توئی عاصیان را خطا بخش و بس

شخص فریادی کو مدد دینا اور خطا بخشنے کے لئے عبادت و دعا قبول کرنا یہ دونو
کمال خداہی مین ہے اور پس اسی سورۃ الفاتحہ کی فضیلت مین خدا تعالیٰ عزوجل
نے مزید لطف و کرم خود سے خاص شان مین رسول اللہ صلعم کے بشارت
دیا و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم سے اور البتہ سچ ہے
ہمنے تجکو سات آیتین دہرانے وظیفہ کے مستثنے بجملہ آیات قرآن بزرگ سے
سبحان اللہ کا تب قدرت دفتر مقتضائے شروع قرآن مجید کا بسم اللہ کے
حرف با سے کیا اور ختم آخر لفظ والناس کے حرف سین پر ہوا پس اسکی حکمت
سے بشارت ہے بندون کے دنیا اور دین کے مرادین فضل و فضیلت
سے کلام الٰہی کے حاصل ہونے کی یعنی کلام اللہ پڑھکر معنے و مطلب سمجھکر
عمل کرنے سے دنیا کے مشکلات آسان اور حل ہوتے ہین اور قیامت

مین مغفرت و نجات ہوتی ہے مخفی نرہے کہ مضمون التجا و استدعا یہ سورۃ الفاتحہ
مین خدا سے تعالے تین فریق کا نام مجمل فرماتا ہے پہلا نام انعمت علیہم کا منعم
علیہ وہ لوگ پورے مغفرت ماب انبیا وصدیق وشہدا وصالحین ہین
دوسرا نام غیر المغضوب علیہم کا مغضوب علیہ وہ لوگ ہنود ومشرک وکافر جو
منکر خدا ورسول ہین جنہون نے خدا کی عظمت و قدرت غیر اللہ مین سمجھتے ہین
اور خدا سے چھپنے کے کام مخلوق سے چھپتے ہین اور شریعت رسول اللہ کو ترک
اور کفارون کا طریق اختیار کرتے ہین تیسرا نام فرقہ ضالین کا وہ نصاری و
منافق ہین جنہون نے کفر و اسلام مین امتیاز نہین کرتے ظاہرا خدا و رسول
پر اقرار ہے مگر دل مین سیدہی کا سون پر رغبت و اصرار ہے یعنے دنیا کے
طمع سے دین کو کہوتے ہین اور خوف سے دنیا دارون کے حق بات جانکر
چہپاتے ہین ان تینو گروہ کی تفصیل سورۃ البقر یعنے سارہ الم کے شروع
مین آئی ہے یعنے گروہ انعمت علیہم کی تفصیل ھدی للمتقین الذین یومنون
بالغیب سے واولئک ہم المفلحون تک گروہ انبیا اور صدیقین اور شہدا
اور صالحین منعم علیہ کی ہے اور غیر المغضوب علیہم کی تفصیل ان الذین کفرو
سواۤء علیہم سے ولہم عذاب عظیم تک نرے کافرون کا ذکر ہے اور
ولا الضالین کا خلاصہ بیان ومن الناس من یقول امنا باللہ سے آخر قرآن
سورۃ الناس کے من الجنۃ والناس تک منافقین مذبذبین بین ذالک

کا مذکور سالم قران مین ہے تعریف منافقین زمانہ حال کی یہہ کہ ظاہرا مسلمان شریف الخاندان کہلاتے اور شفاعت کا دم بہرتے ہین اور رسول اللہ کے نام پر انگلیان چوم کر آنکہون کو لگاتے ہین جبکہ شریعت کے کام پیش ہوتے تو شرما کر منہ چہپا لیتے اور غرور تون پر رکہتے ہین۔

مولف

جس طرح آنکہون مین ہی نام نبی کی لست | چال ہی اونکی محبت سے چلی ہو مغفرت
نام پر اقرار کار شرع سے انکار ہو | یہہ نہین راہ محبت بلکہ ہے مکاریت

اور اتفاقی نماز دکہاوی پڑہتے ہین اور نذر و نیاز غیر اللہ کی عقیدت اور غیبت و ادب سے ادا کرتے ہین خدا کی نسبت مین وحدہٗ لا شریک لہ کا زبان سے اقرار کرتے ہین مگر دل سے خدا کی قدرتی کام بندون مین سمجہتے اور پکارتے ہین حاضر جانکر غور کرنے کی جا ہے کہ پروردگار عالم نے بندون پر کیا کیا احسانات مبذول فرمایا ہے کہ جس حساب کا حصر نہین ہے یعنے او تعالے عین شفقت بندہ نوازی سے بندگان خود کی تعلیم کے لئے کتاب اللہ مین احکامات فلاحیت دو نوجہان کے اصلاح معاش و معاد کے لئے ارشاد فرمایا کہ اہن کمال کو حاصل کر لیکر دنیا اور دین کے فواید سے بہرہ یاب ہو جائین مگر شامت ہم بدقسمتون کی ہے کہ ایسی کتاب طب العلاج شرک و کفر کے معالجہ سے کہ جس بیماری کا معالج خود خدا سے حکیم الحکما ہوا ہے غافل ہین افسوس کہ ہم

لا یعلم علم قران کو امتیاز مرض بدعت کفر و اسلام کا نہونے سے فکر تعلیم کتاب التقلیح غافر الذنوب سے بے نصیب ہین اور بے علمی ہی کا سبب ہے کہ شرکی چال مرفوع العادت آبائی سے سجدہ وطواف مرشد وقبر کا اور نذر و نیاز غیر اللہ کی عبادت اللہ کے فرض و سنت سے بہی زیادہ رغبت و اعتقاد سے ادا کرتے ہین حالانکہ یہ افعال خلاف حکم شریعت ممنوعات ومحرمات سے ہین کہ مرقد اقدس جناب رسول اللہ صلعم پر اور قبور صحابات معظم پر اور ائمہ اکرم پر اور مزار شریف غوث الاعظم پر نہین ہوتے فقط اسی ملک مین ہر کس وناکس خودپسندی سے اور ایک دوسرے کی حسد وحرص سے ادنی شخص کی قبر پر بہی بقول پیران نمے پرند مریدان می پرانند ہم سر کے ضد وکد سے روز بروز زیادہ تکلف کر رہے ہین مگر نہین سمجھتے کہ دین محمدی مین فساد برپا ہو رہا ہے اور اسلامی طریقہ مین رخنہ اندازی ہے اس فساد کے بانی اول درجہ مین حضرات مشایخین گورپرست ہین کیونکہ اونکی معاش کے اسباب گورپرستی ہی پر منحصر رکہے گئے ہین کہ نوکری تو کرتے نہین اور کاروبار زندگی کے تو تکلف سے ہونا منظور ہے پس گورپرستی ہی کو سبب مدد معاش گردان ناضرور ہوا گو حرمت گورپرستی کی ہوا کرے مگر کار دنیوی تو نکل آتا ہے ۵

عاقبت کی خبر خدا جانے۔ یہان تو آرام سی گذرتی ہے

اور مریدون نے مرشد کی قبر کا تکلف اپنے پر فرض عین سمجھ کر زر خرچ کرتے

ہین اگرچہ مرشدون کو لازم تھا کہ حرمت گور پرستی سے مریدون کو واقف
کروانا وہ تو غرض دنیا ست حق پوشی پر ہین بلکہ قبرون کو اونچی پختہ و آراستہ
بناکر ٹھاٹھ و تکلف سے مرجع خلائق بناتے ہین جسکی حرمت کی تعریف مولانا
روم مثنوی مین فرماتے ہین ؎

از برون چون گور کافر پر حلل ۔ وز درون قہر خدا عز و جل

جسقدر زمانہ نبوت کا دور ہو رہا ہے اسقدر زر در اسلام کم ہو رہا ہے خاص
اس ملک کے مسلمانون مین منجملہ رسوم اسلام کے ایک رسم بیعت کا رہگیا ہے
جسکو پیری مریدی کہتے ہین اسمین بہی سو طرح کی خرابی پڑگئی ہے ہر شخص
تصور کر لیتا ہے کہ مرید ہوتے ہی پیر ذمہ وار بخشوانے کے ہو گئے ہم تو سیاہی نذر
گزران قدمبوس ہو بے فکر ہو گئے اور مرشدون نے اپنے کو آل نبی نبیرہ
قادری سے مشہور کر آوازہ مار دیتے ہین کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے

مولف

صورت انسان مین شیطان ہے ۔ بلکہ شیطان کمتر از انسان ہے

بیچارے عوام سب بے علم ناقص العقل تو ہوتے ہین ضرورتاً کسی ایک نامزد
مشایخ حاضر الوقت کے اعمال کیسی ہی ہون شہرت پیرزادگی پر مرید
ہوتے ہین اور اپنے اعمال کا بوجھ مرشد کے سر پر ڈال دیتے ہین
کہ پیر من خس است اعتقاد من بس است اگر نماز و روزہ حج و زکوۃ

وغیرہ دقربانی وعقیقہ ترک ہو تو فکر نہین مگر رسم مریدی ترک نہو جاسے
اور پیر صاحب سنے بہی ارادت مرید کو بموقع وقت پر غنیمت جانکر مرید کے
ہاتھ مین ہاتھ ملا پیالہ شربت کا پلا نقد نذر ہاتھ کر تشریف فرماتے ہین
آیندہ مرید کامیاب ارادت ہو یا نہو بقول شخصے مردہ بہشتی ہو یا دوزخی
نان وحلوہ سے کام ہے ایسے خود مطلبی زاہد کی صفت مین شیخ سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

نہ زاہد را درم باید نہ دینار　　　چو لبستد زاہدی دیگر بدست آر

رسوم مریدی مین افضل فعل سجدہ کا مقرر کرتے ہین کہ پیر پیالہ پلاتے ہی
سر بسجود ہو جانا اور پیر صاحب نے حکمت عملی سے اجی ہان ہان کہتے
ہوئے ہاتھ سر پر رکہدیتے ہین اس ترکیب رغبت ومناہی سے
ظاہر اطوعاً وکرہاً کچہہ اقبال اور کچہہ انکار پایا گیا اور باطن مین حسب منشاء
کام نکل آیا ایسی خود غرضی مرشدون کی نسبت مین حضرت مولانا
روم مثنوی مین فرماتے ہین ؎

اے بسا ابلیس آدم روی ہست　　　پس بہر دستے نباید داد دست

فارسی مین لفظ پیر کے معنی بوڑہیکی اور مرشد ارشاد کرنے والا نیک بات کا
اور مرید کہتے ہین کسی کام کے ارادہ کرنے والے شخص کو اور مرشد
کے درجہ سے کئی درجہ بان باپ کا درجہ زیادہ تر ہے کہ رسول اللہ

دعا میں فرماتا ہے یعنی یا اللہ تخصیص الا فراد ہم انہا کم بخشش ہمارا ماں
باپ ایک زیر قدم ہے اور حضرت رسول اللہ صلعم کو خدا تعالیٰ نے
حکم کیا وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا اور کہو اے خدا یارب میرے رحم
کر دونو ماں باپ پر جیسا پالا ان دونوں نے مجھ کو بچپن میں لیس ایسے
درجے والے ماں باپ کی تعظیم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے واخفض
لہما جناح الذل من الرحمۃ اور جھکا دے واسطے ماں باپ کے بازو کاندھوں
کی رحمت سے یہاں غور کی جا ہے کہ ماں باپ کی تعظیم میں اولاد کو خدا
حکم فرمایا کہ بجز انکساری سے بازو جھکا دو ادب کی ہر چند یہ مقام
ربط کلام سے سر جھکا دینے کا تھا مگر او تعالیٰ نے علم قدرت سے معلوم
کر لیا کہ اگر سر کا نام لیا جاوے گا تو خود پرستوں کو قبول اونکے کو
ٹہیں نیکا بہانہ ہو کر دستاویز قوی دلیل سجدہ کی گردان کر صاف
سجدہ ہی کر ڈالیں گے اور سجدہ تو خاص میرے ذاتی تعظیم کا فعل
ہے اور غیر کو حرام مطلق ہے اب دیکھئے ایسے درجے والے والدین کو
اور رسول خدا صلعم کو سجدہ کرنا حرام ہوا ہے تو مرشد چند باتیں ارشاد
کرنے والے کو کب درست ہوگا نعوذ باللہ منہا بعض خود پرستوں
نے حیلہ سازی سے دلیل سجدہ کی ٹہرائی ہیں کہ مٹھی باندھ کر زمین
اور پیشانی کے درمیان میں رکھ کر سجدہ کریں تو حرام نہیں کہا تا

یہ تکرار دن کی بجا سازی احکام القرآن ہے ورنہ سر زمین سے نزدیک
ہونا زیادہ ہے اور انتہا ارکوع ہے اور جو مسئلہ شرعی مشہور ہے
کہ سجدہ مین ناک اور پیشانی زمین کو لگنا چاہیے سو وہ ترتیب
ارکان نماز ہے ورنہ سجدہ فقط وہی ہے جو سر زمین سے نزدیک ہو
خیال تعظیم سے ۵

اگر چاہے کہ بچ جاوے تو شخص کی فساد و شرک سے تو پہر موقوف کر ملنا پیرزادون سے
سجدہ اور طواف کی حرمت بر طبق الحق یعلو و لا یعلی اکثر لوگون کو معلوم
ہے چنانچہ بہت سجادگان درگاہیات کے اپنے بزرگون کے قبرون
کو سال تمام سجدہ نہین کرتے مگر ایام عرس سالانہ مین مریدون سے جمع
ہوتے ہین اور سال بھر کی تمنائی ملاقات دل مین جوش کھاتی ہے
اور مرشد کو بھی تقاضاے افتخار مرشدی و دستگیر حال رہتا ہے مرشد
کے قدمون پر مرید گر پڑتے ہی اجی ہان ہان کہتے ہوئے سر پر ہاتھ
رکھدیتے ہین اس طرز طوعاً و کرہاً سے بر آید مقصود طرفین مین ہو جاتا
اور چراغان کے شب مین سجادہ صاحب نے بہ تکلف لباس وجاعت
مریدان گہر سے قبر مرشد پر جلوس آرا ہوتے ہین اور مرشد کو
مریدون نے مقدمۃ الجیش گردان کر قبر کو مرشد اول سجدہ
کرنے کے منتظر رہتے ہین تو مرشد کو لامحالہ مروت سے مریدون کے

سجدہ کرنا بھی ضرور ہوتا ہے ایسے مریدون کے بارہ مین مولانا روم
قدس سرہ فرماتے ہین ؎

این خوشامد گوئے پیش ابلہان	احمقان سرور شدند احمقان
پیش و پس گردند چندین ناخلف	چون خرابلہ پئے آب و علف

بزرگان دین جتنے گزرے اعمال صالح کرکر تقوی و توحید اختیار
کرنے سے ہی مقبولان حق اور اولیا اللہ کہلاتے ہین زندگی مین اس
مراسم مشرکی سے اُن کو انکار تھا اب اُن کی قبرون پر مشرکون نے
کیا کیا کر لیتے ہین اُس سے وہ بے خبر ہین واللہ اگر مردگان
قبرون کو معلوم ہوتا کہ فلان شخص بے ادب جو خدا کی ذات احد و
صمد کے لائق سجدے ارکان ہمارے قبرون سے کر رہا ہے تو اُس کے
حق مین بد دعا کرتے کہ خدایا اُس کا خرابہ کردے مگر بے خبر
ہین کہ خدا فرماتا ہے وہم عن دعاءھم غافلون مردے زندون کے
پکارنے سے غافل ہین اکثر مسلمانون کے شرعی کامون مین رسوم
شرک و بدعت کے مداخلت اور صحبت سے ہنود کے مروج
ہو گئے ہین کیونکہ کافر شریک کار و بار اسلام کا ہوا تو جو فعل
کہ اپنے بتون سے کرتا ہے وہی فعل بزرگان اسلام سے بھی ضرور
ہی کرے گا۔ سوال

کہو کیون کر ہو توقیر شریعت ‏ کرین جب دین مین بدعت شرکت

اگر ضدین ہین جب کفر و اسلام ‏ بہم کیون جمع ہون ہیہات دیکھا

بیچارے مریدان پیر ارادت واسطے حصول سعادت کے پیر سے
رجوع ہوتے ہین کہ مرشد کی رہنمائی سے مقاصد دینی حاصل
کرین اور پیران ام الدنیا گندم نما جو فروش کا خیال کہ کثرت
مریدون سے متاع دنیا پیدا کرین اور رسوخ شیخی بڑہائین لبس لباس
خرقہ و عبا کو نمائش زہد و تقدس کی کرتے ہین اور تعداد مریدون کو
فخر مشیخت سمجھتے ہین اور شہرت پیرزادگی کو باعث کثرت
آمدنی نذر و ہدیہ عوام الناس کا اور فتوح مال و متاع کو زیادتی
بیت الاساس کی جانتے ہین اور بعد مرگ قبر
پر اونچے گنبد اور عود و گل اور غلاف و پھول اور چراغ
و مشعل اور عرس و صندل سے ٹھاٹھ و تجمل ہونے کی آس
رکھتے ہین ع

اے درونت برہنہ از تقوی ‏ کز برون جامہ ریا داری

حاصل کلام مرشدی کا بار مریدون پر ڈال کر خادمی کی جال مین
بند رکھتے ہین اور جس قدر مرید مالدار ملے شکار غنیمت
جانتے ہین خواہ وہ مرید مسلمان ہو یا ہندو مذہب سے کام نہین

فقط مریدی کا نام اور دنیا کا کام نکل آیا تو بس ہے بہرکیف دستگیری
کا دام گلے مین خادم کے لگی رہے اور زر تحصیل نذر و نیاز خادم رعایا کی
تعلقہ ارادت کا دوبارہ جمعبندی ہر سال مین وصول ہو کر بدو معاش
عیال ہووے ازانجا کہ پیر صاحب حسب معمول شدامد سالانہ سفر دورہ کا
کرتے ہین اور بیچارے مریدون نے پیر صاحب کا تشریف لانا گزوش
حسنہ سمجھ کر بیار قرض و دام کی مصیبت سے ضیافت کا بار سر پر
لیکر مرغ و بکرا گھی شکر دانہ چارہ کے خسارہ مین آتے ہین اور رونی
رخصت حتی المقدور نقد نذر گذرانکر قدم بوس ہوتے ہین اور
پیر صاحب ہاتھ سر پر رکھکر دعا سے دولت کہکر تشریف فرما
ہوتے ہین مگر مرید کے اعمال سے خبر نہین ہوتے کہ جس نیت سے
مرید ہوا ہے اوس ارادت پر عامل اور نماز و روزہ پر کامل ہے یا نہین
فقط نام فہرست مین مریدون کے شریک ہوا تو بس ہے ایسے خودغرض
زاہدون کے نسبت مین فرماتے ہین ؎

نقد صوفی نہ ہمہ صافی بیغش باشد — اے بسا خرقہ کہ شایستۂ آتش باشد

ارادت مندی کا لازمہ ہے کہ علم دینی اور بخشایش الٰہی حاصل کرنے کی
نیت سے مرید نے مرشد کی تلاش کرتا ہے مگر یہ نادر طریق سے کہ
مرشد ہی سے بنیاد ارادت حصول دنیا مریدونکی تلاش مین وہ بدہے چلکر

ارزانی ہے اور ہر قریہ و قصبہ مین دو چار مریدون کو تیار کر کر ۔ الا نہ
گردا وری مین سراسے فروکشی اور ملیاب خواب وخور کا اہتمام کئے ہیں
ہین پس مرشد کی فیض بخشی مرید کو صرف اتنی ہی ہوتی ہے کہ بابانا در شادی
شجرہ اسمانے ابا و اجداد خود کا لکھدیتے ہین یہ اوسی شجرہ کی شان ہے جو
المشایخ جد فروش کے خطاب سے مشرف ہین وہ فہرست سلسلہ جدی
سند مرشدی کہلاتی ہے مریدسلئے اوس کاغذ فہرست کو متبرک جانتے اور تعظیم
اوس کی قران شریف سے بہی زیادہ کرتا ہے اور غلاف معطر مین لپٹ کر بہ پال
زیارت اوسکی بہ عقیدت تمام بہ تکلف بعود و گل و بخپت و تحمل کرتا ہے اور بعض
جاہل بعد مرگ قبر مین رکھوا دیتے ہین اس خیال سے کہ سوال منکر نکیر اور عذاب
قبر کی آسانی ہو مگر نہین سمجھتے کہ جن مردگان کے نام اوس فہرست شجرہ مین نہیں
ہین اونکے قبرون مین بہی تو منکر نکیر ہی آئے اور اعمال کی پرسشں کا سوال
کئے اور حسب جواب اونکے مقام جزا و سزا انکے بتلاتے ہین کیا خدا کے
حکم سے آتے ہوئے فرشتگان کسی بزرگ آدمی کے نام سے ڈرتے ہین
نہین نہین وہی ڈراتے اور باز پرس کرنے کو آتے ہین اگر ایسے کاغذون
سے اور نامون سے ڈرتے ہوتے تو قرآن مجید کہ جسمین پیغمبران جلیل القدر کے
نام اور مقرر شد کے احکام اور اعجاز رسول علیہ السلام کے بعظمت تمام لکہے ہوئے
ہین اسکو بادشاہان اور امرا وغیرہ قبرون مین رکھوا لیتے ہوتے مگر نہین

کہ رکہوانا کبیرہ گناہ ہے، اور بے ادبی ہے بزرگون کے نام کو مٹی مین ڈالنا
ہے صد افسوس کہ زمانۂ پریشان کہ ہم خلیفۃ الصدیق اپنے اصحاب کے نام بھی
مٹی مین ڈلواتے ہین ظاہر ہے کہ جناب رسول مقبول صلعم کے دست مبارک
پر صدہا اشخاص بیعت سے مشرف ہوے ہین دریافت کرلین کہ کسی ایک
کو شجرہ ملا ہے حاصل کلام مرشدون کا فرض منصبی یہ ہے کہ حسب ارشاد
خیر اندیشی مرید کے علم دینی کی تعلیم دین اور نماز و روزہ وغیرہ احکام اللہ پر
مستقیم رکہوائین اور شرکت صحبت کی برائی معلوم کرائین اور ذکر اللہ
کے مقامات مراقبات مین مشاہدہ کروائین تا فیضان صحبت اور حضوری
حضرت سے بدخصائل نفسانی غرور و غصہ بغض و ریا حسد و کینہ جہل و طمع
کذب و غیبت نفس امارہ سے مرید کے دور ہوجائین اور صفات متبرکہ
اصول انسانی اکل حلال و صدق مقال صبر و شکر رضا و ذکر خدمت و طاعت
تقویٰ و طہارت ایثار و قناعت توحید و توکل تسلیم و تحمل اخلاص و عدل
احسان و مروت حلم و حیا دیانت و امانت طبیعت مین مرید کے لائین تا
قلب مرید کا سلوک ذکر الٰہی سے مسلوک اور انوار تجلیات و تفضلات
ذو الجلال سے منور ہوجائے یہ تو خیر ہی خیر ہے بلکہ پیر صاحب کو بڑا اندیشہ
اس بات کا ہمیشہ دامنگیر ضمیر رہتا ہے کہ مبادا کسی مرید نے علم عقائد اور
امر و نہی اور امور شرعی سے خبر دار رہا ہوگا تو حلال و حرام کی تمیز ہوکر فعل سعیدہ

اور طواف قبر اور نیاز و نذر سے باز رہے گا سبب تو زیدہ بنمائی سے نکل جاکر
بہرا دردینی کہلاویگا اور افتخار مشیخت اور آمدنی سالانہ مین کمی اور برامد حاجات
مین تفرقہ واقع ہوگا **مولف**

فرق پیری و خادمی مین آئے　　مرتبہ مرشدی کا کم ہوجاے

غور کرو ابتداے ارادت مرید کو کہ مرشد سے دین و اسلام کی ہدایت
پانے اور جادہ سلوک پر آنے کی اور خیال کرو نیت مرشد کو کہ تسخیر عالم
سے امرا و وزرا کو سلسلہ خادمی مین لاکر جاگیر او منصب ثروت و دنیا پیدا
کرنے کی یہان قول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا مصداق ہے **ع**

اے ہنرہا نہادہ بر کف دست　　عیب ہارا گرفتہ زیر بغل

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور　　روز درماندگی بسیم دغل

لازم ہے حضرات خرقہ پوش کو کہ مرید بے شرع کو شریعت کی تعلیم
سے متشرع بنانا نہ کہ متشرع ہی کو بے شرع بنا دینا **مولف**

پیجئے پانی چھان کر اوس کو چھانئے　　کر ارادت پیر کو پہچانئے

اکثر مشائخین ریاکار نام کے صوفی فقیر بے ریا اور کام کے جاگیر دار
و ذی منصب و فخریہ ہین اور افتخار مشیخت مین شرف کنیت آل نبی اولاد
علی نبیرہ قادری سے مشہور ہوکر بجاے توکل و صبر و قناعت و فقر و فاقہ
کے صاحب ثروت ہاور ولی نعمت کہلاتے ہین اور بجاے خرقہ و عبا کے

قباے دیبا و اطلس و کمخواب لباس امیری سے فرماتا ہے مستغرق بستر
عیش پر خواب ہین اور غربا جہلا بے ناقص العقل کو تعلیم کر کے فقیر بنا کر اپنے
منصبی فقر و فاقہ قناعت و توکل کا بار اُن بے علمون پر ڈال کر بلانے
مخمصہ کی مصیبت مین گرفتار لا کر چار ابرو کی صفائی مین الزامی صورت
پرست سنت رسول کی ڈاڑھی مونڈ کر ملحد نما شکل مشتی گو شاملین بنا کر
ہر کس و ناکس کے در پر عجز و لجاجت و ناچاری سے پھر اکر کمین و رذیل
کے سامنے ہاتھ پسار کر بھیک مانگنے لگاتے ہین از انجا کہ مراتب فقیری
اعلیٰ درجہ کے ہین یعنی تارک الدنیا ہونا اور حرص طمع سے باز رہنا
اور شاہ و امرا سے لاپروا ہونا اور قناعت و توکل اور صبر رہنا اور فقر
و فاقہ اختیار کرنا طریقہ صوفیا کا ہے ؎

ترک دنیا بایدت اے مرد فقیر : لا طمع بودن ز سلطان و امیر

اور رسول اللہ صلعم فرماتے ہین الفقر فخری فقیر اُسکو کہین کے
کہ جس کے پاس ایک روز کا خوراک نہ ہو اور دوسرے روز رکھے رات
کے کھانے کی فکر کرے حضرات خرقہ پوش زمانہ حال کا نام فقیر متمول
امیر کا برعکس توکل کے معاش جاگیر کو اور تکلف و تمول کو اپنے صرف
خاص مین رکھتے ہین اور فیض فقر و فاقہ کا اور افلاس و مخمصہ کا بیچارے
مریدون کو بخشتے ہین اور مصیبت گدائی مین گرفتار لا کر طویلہ کی

ہان بہشت مین بہت اچہے ہین ان خرقہ پوشون باطمع کی نسبت مین شیخ
سعدی علیہ الرحمۃ نے گلستان اور بوستان مین بہت کچہہ تعریف لکہی ہین از انجملہ ایک
نقل ہے کہ ایک بزرگ نے عالم رویا مین مشاہدہ کیا کہ شیخ
خرقہ پوش دوزخ مین ہے اور بادشاہ خمر نوش بہشت مین پوچہا کہ
سبب اس کا کیا ہے کہا گیا کہ فقیر نیت سے تقرب بادشاہان
کے دوزخ مین ہے اور بادشاہ نیت سے خدمت فقیر اسکے بہشت مین ہے

[illegible]

است درویش پرہیز از تقوی · کہ برون نیامد از ریا داری

لفظ فقیر کا چار حرف سے مرکب ہے (ف) سے فاقہ رہنا (ق) سے
قناعت کرنا یعنی جو کچہہ ملا اسی پر صبر کرنا (ی) سے یاد الہی مین
رہنا (ر) سے ریاضت یعنی محنت سے حلال کمائی کہانا یہ چار
صفات جس شخص مین ہے وہ فقیر ہے

ترک دنیا شہوت است و ہوس · پارسائی نہ ترک جامہ و بس

فقرا کی تعریف مین خدا تعالے فرماتا ہے للفقراء الذین احصروا
فی سبیل اللہ لایستطیعون ضربا فی الارض وہ فقرا جو گہر گئے ہین
اللہ کی راہ مین نہین مانگتے پہرتے ملک مین لایسئلون الناس
الحافا نہین سوال کرتے آدمیون سے لپٹ کر افسوس [illegible]

سیادت مآب آل نبی کھلا کر اپنے ہی جد کی شریعت کے خلاف
بلکہ ضد مین خود رائی سے اپنی شریعت الگ ہی نکال لیتے ہین ملنگ نام اور افعال
گمراہی صریح کو طریق فقیری قرار دا دکرتے ہین رشیں و مروبت منڈانا
طریق ہنود و جوگیون و سنیاسیون کا ہے وہی دستور کو مشایخون سے آپ اختیار
کرتے ہین مگر بلا اعمال پر نازل ہوتی ہے نہ بال پر احکام نماز مین ستر
کا ڈھانپنا فرض ہے اور غیر شخص کو بتانا حرام ہے یہ آل نبی شریعت
نبی کے خلاف مین شخص رسول نما کو لنگوٹ لگوا کر بے ستر فقیر محمد نما نام
رکھتے ہین انار کی چھڑی کو کپڑے کی چیری باندھ کر اُس کو لٹھ نہ
پیرکا ہات مین دیتے ہین وہ گدا سے سبلے نماز نماز کے وقت بجائے
اذان کے چراغ و مسجد و محراب و ممبر کی آواز پکار کر وہ چھڑی
بستر پر رکھ کر بجائے اللہ اکبر کے یا معبود کہکر سجدہ مرشد کا
کرتے ہین اور اسلام کے طریقہ پر رکھا گیا نام بدل کر گلزار و معصوم
وستان و ملنگ وغیرہ شاہ شاہ سے رکھ دیتے ہین اذن سلام علیک
کرنا سنّت اور جواب دینا فرض ہے اور سلامتی خدا کے طرف سے
ہے اور مسلمان آپسمین ایک دوسرے پر دعا دیتا ہے اور خدائے تعالے
رسول پر کہا اور رسول صلعم خدا پر سلام کہتے ایسے فرض و سنت کو
ترک کر کے یہ عشق اللہ و انا اللہ بجائے سلام کے اور صدا عشق

بجائے علیکم السلام کے نیا دین علیحدہ نکال لئے ہین گانجا پینا حرام
ہے اوس کو حلال کر لیکر عاشقون کی بوٹی مقرر کر لئے ہین بھیک مانگنا
معذور آدمی کا کام ہے نوجوان قوی جسم طاقتدار کو فقیر بنا کر
نوکری اور مزدوری سے باز رکھ کر بھیک مانگنا طریقۂ فقرا مقرر کر لئے
ہین حالانکہ بھیک مانگنا عین بیحیائی ہے ؎

دست دراز از پی یک حبہ سیم   بہ کہ ببرند بدانگی و نیم

حضرت علی المرتضے کرم اللہ وجہ کا قول ہے کہ مانگنا برا کام ہے
اگرچہ مادر مہربان سے بھی ہو حاصل کلام فقیری دنیا سے بے پروا ہونا
ہے و لاکن یہ فرقہ ضالہ زندہ مشرون نے غیرت کو طاق مین رکھ کر
بے حیائی سے بھیک مانگ کر فقیری کے رتبہ کو ذلیل کر دئے ہین
کہ ہر کس و ناکس کے درو دکان پر پھر کر بلا لحاظ مسلمان و کافر کے
الفاظ شرکی کہ فلان کا سایہ رہے اور فلان برکت دیوین اور فلان
آباد رکھین تو غیرہ الفاظ سے پکارتے اور ہر سفلہ و کمینہ کے سامنے
ہاتھ پسارتے پھرتے ہین ؎

تن بیچارگی و گرسنگی   بنہ و دست پیش سفلہ مدار

این ذلت اور خواری سے مانگتے پھر بھی کسی نے کچھ دیا اور کسی نے
جھڑک دیا اس فرقہ ضالہ کی مذمت حضرت مولانا روم فرماتے ہین ؎

پیش ہر دون بہر جو ر مسکینی   اے سگ ملعون چہ عو عو میکنی

سچ ہے کہ بھیک مانگنا انتہائی درجہ کی بے غیرتی اور آخر درجہ کی بدمعاشی ہے کہ بلا زیادہ غصہ سے کہتے ہین کہ خدا تجھے بھیک مانگنا نصیب کرے ہرچہ از دونان بمنت خواستی بر تن افزودی و از جان کاستی

دیکھئیے قوم پارسی اور انگریز اور مہاجنون مین اس بے حیائی سے بھیک مانگنے والے بہت کم ہین کم بخت ان بھکھاریون کی خرابی تو دیکھئے کہ پیسہ دمڑی کی طمع سے پچھلی پہر رات سے تمام روز پکارتے پہر رات آئی تک پھرتی ہین کہ آواز بیٹھ جاتی ہے نہ دن کو فرصت نہ رات کو راحت نہ نماز و روزہ کا خیال صرف پریشان حال چلاتے پھرتے ہین نہ عیدون کی نماز ملتی و نہ دوستون سے ملاقات کی فرصت رہتی ہے

پراگندہ روزی پراگندہ دل   خداوند روزی بحق مشتغل

ان بھکاریون سے ہزار درجہ مزدور اور نوکر بہتر کہ وقت نوکری کا مقرر رہتا ہے صبح و شام اور رات کو فرصت ملتی ہے تعطیلات مین مہلت اور ہر سال ایک مہینے کی رخصت ملتی ہے یہ عجیب شرب گدا کا کہ خسر الدنیا والآخرۃ نہ عبادت و ریاضت کا پیشہ و نہ عاقبت کا اندیشہ نہ شریعت کی پاس و نہ ستر پوشی کا لباس ہے

مکن زگردش گیتی شکایت اے درویش   کہ تیرہ بختی اگر ہم برین نسق مردی

افسوس یہ ساری خرابی ڈالی ہوئی حضرات ہی کی برکت سے [illegible]
ہے کہ دنیا مین مرید گرفتار مصیبت اور آخرت مین پرچھا [illegible]
کی آفت خدایا اِن پیران پریشان سا زفقیران کو ہدایت شریعت [illegible]

تعریف و انجاز متلعف [illegible]

خرقہ پوشان حریص چشم کو باطن زمانہ سال [illegible]
کرنے کی تدبیر گور پرستی مین قرار دیکر کسی ایک خود نما کی قبر کو [illegible]
بردنی سے پختہ و بلند اور نقش و نگار و غلاف و گل سے تعلق [illegible]
بقول پیران نمی پرند مریدان می پرانند درگاہ شریف [illegible]
اور پرستش گاہ عوام سے مشہور کر دیتے ہین عوام الناس مین [illegible]
شرک تو بھرا ہے بھیڑیا چال سے ایک دوسرے کو دیکھ کر سجدہ و
طواف سے جھکتے اور نذر و نیاز کو دھوم سے پیش کرتے ہین اور
مردہ کو زندہ در گور سمجھ کر بجاے فاتحہ درود کے آداب و تسلیم
بجالاتے ہین اور عورتون سے لیکے تو کوئی درجہ کفر کا باقی نہین رکھتے
حدیث شریف سے ہے لعنت اللہ علی زایرات القبور اللہ کی
لعنت ہے قبرون کی زیارت کرنے والیان عورتون پر حاصل کلام
تمامی مضامین قرآن و حدیث سے منافی و صریح ممانعت قبر پرستی
کی بہ تقلید مزید آئی ہم اور حقیقت یہی ہے کہ پروردگار حاضر و ناظر و

قادر مختار و مالک کے قدرتی کام مردگان مین سمجھنا کفر ہے
بلکہ بغیر اذن خدا کے نہ اسکے بیدا بیشتر مردون آبائی سینون اور مرشدگان کو
خبر نہین کہ ہم کب قبرون سے اٹھائے جاوینگے اور برطبق و القدر
خیره و شره من الله تعالی کے تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ ہی کے قبضہ
قدرت مین ہے کیا بغیر اذن اللہ ہین نہین اور جملہ بزرگان دین کا مقولہ ہے
الاول ہو الله والاخر ہو الله والظاہر ہو الله والباطن ہو الله قبل کل شی ہو الله
وبعد کل شی ہو الله پس یقین ہو گیا خدا کے فرمان سے اور رسول اللہ
صلعم کے ارشاد سے اور اولیا کرام کے اقرار سے کہ سب قدرت
اللہ ہی مین ہے اور غیر میں سمجھنا کفر ہے اب یہ سجادگان مقابر اور مجاوران
درگاہجات اپنے قبرون پر اونچی گنبد چونہ پتھر سے بلند اور قبر و آستانہ
سنگ مرمر سے دل پسند اور قنادیل و شاہ سیانہ و غلاف کارچوبی
شقل مخمل کا کاربند بنا کر پردہ فریب کا جہلا کے آنکھون پر ڈالکر نذر و دعا اور
طواف و سجدہ کے بلا مین گرفتار کرتے ہین اور خود بہ قبول دنیا
عذاب آخرت مین گرتے ہین چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ شکایت گنبد
میں کتاب گلستان مین حکایت لکھے ہین کہ ایک بادشاہزادہ فقیرزادہ
سے دوستی رکھتا تھا ایک روز آپس مین دونگی کے شاہزادہ نے کہا کہ
میرے باپ کی قبر پر کیسی اونچی گنبد سنگ بست اور کس طور پختہ

ونحست سے ہے اور تیرے باپ کی قبر و سعید مٹی سے نرم و نا درست ہے
فقیر زادہ نے کہا کہ سچ تو ہے مگر روز یوم النشور و نفخ فی الصور مین میرا
باپ ایک ہی کروٹ مین آسان و ما مون اوٹھ کھڑا ہو رہے گا اور تیرا
باپ آہنی اُم گنبد کے پتھرون مین دب کر چکنا چور ہو جاوے گا اور
مقتضائے عقلمندی بہی نہین ہے کہ ایسے فریبی دنیا سے دور رہو بلکہ
بفرمان وما الحیواۃ الدنیا الا متاع الغرور بہر حال دنیا کچہہ فراغت سے
گذر جاوے گی مگر آخرت ابد آ باد اس سے بہتہی عزت و مشکل ہپش آئیگی ؏
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؞ اب رہا مقصود قبر پر فاتحہ و درود
سے ایصال ثواب کرنا یہ حکم شرعی اور لازمہ احسان بشری ہے مگر
اس احکام اخری مین التزام شرک و بدعت فاجری شریک نہونا چاہیے
کہ بدعتی لوازمات کے التزام سے ثواب فاتحہ و قل و درود کا
مفقود ہوجاتا ہے عوام جہلا کو تمیز افعال امر و نہی کی نہین ہے کہ جایز کون
فعل ہے اور نا جایز کون فقط اونکو اتنی ہی سمجھ ہے کہ یہ بڑے بزرگوار
کی مزار ہے اس کی تعظیم کرنا چاہیئے مگر افعال تعظیمی کی بہی تمیز نہین رکھتے
کہ بحفظ مراتب خدا ے احد و صمد کی عبادت و تعظیم کے کیا ارکان ہین
اور اس کے بندونکی تعظیمی مدارج کو حسب مراتب کس طور سے ادب کرنا
اور اون کی شان مین کیا الفاظ کہنا چاہیئے ؏ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

عظمت و شان خدائیت کی علیحدہ ہے کہ وحدہ لا شریک لہ ہے اور رسالت کے مراتب دوسرے ہین کہ عبدہ و رسولہ ہین اور صحابیت کے مدارج اور ہین کہ صدیقین ہین اور شہدا ہیت کے مناصب اور ہین کہ وہم عند اللہ یرزقون ہین) امامت کے مقام اور ہین کہ دین محمدی کو بڑا زور دئے ہین اور ولایت کے مناقب اور ہین کہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون ہین اگر ان مدارج مین افراط و تفریط ہو تو بے ادبی ہے بے ادب را بسماوات بقا منزل نیست کو چنانچہ اسی حفظ مراتب مین فرق نکرنے کی تاکید مین رسول اللہ صلعم فرماتے ہین لاتتخذوا قبری عیدا و لاتجعلوا قبورکم قبورا یعنے میری قبر پر کچھہ تکلف مت کرو اور تماری گہرون مین نذر و نیاز کر کر قبرستان مت بنالو اور کتاب مالابد منہ کے باب القبور کا مسئلہ ہے کہ انبیا و اولیا کے مزار کو طواف و سجدہ کرنا اور نذر رکہنا اور دعا چاہنا حرام و کفر ہے اور کرنے والون پر رسول اللہ صلعم لعنت کئے ہین اور اپنی امت کو یہ افعال قبرون سے نہ کرنے مین بہت تقید فرماتے ہین کہ ایسے افعال سے میری قبر کو مت بت کرو۔ ظاہر اً شخص جاہل مردہ کی قبر پر انہی چار فعل سے کوئی یک فعل کرتا ہے کوئی سجدہ و طواف کرتا ہے یا کوئی کچھہ نذر رکھہ دیتا ہے یا دعا مانگتا ہے کہ فلان حاجت بر لاؤ یا خدا سے عرض کرو یہ سب افعال قبرون سے حرام ہے

کہ کوئی مردہ ذات خود سے تو حاجت براری کیا کرے گا مگر خدا سے دعا بھی نہیں کر سکتا کہ خدا خود ہی حاجت برار بندہ ہے اور دعا کرنیوالون سے زیادہ احوال بندون کے خدا ہی جانتا ہے اور دنیا امور مین دعا کرنا یہ خاصہ پیغمبرون کا سو بھی روز حشر مین ہے اور سر شفاعت جو حضرت ختم المرسلین کرین گے سو بھی باجازت خدا ایما ندار بندون کی کرین گے اور قبرون کے مردے تو زندون کی دعا سنتے ہی نہین کہ خداے تعالے پیغمبر خود کو فرماتا ہے وما انت بمسمع من فی القبور اور نہین تو اسے سنا سکتا قبرون کے مردون کو وہم عن دعائہم غافلون اور وہ مردے پکارنے سے ان زندون کے غافل ہین اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون مردے قبر مین زندہ نہین ہین اونکو خبر نہین کہ وہ ہم قبرون سے کب اوٹھا ئے جاوینگے ایسی کئی آیات دربارۂ مردگان کو سماعت نہوسنے اور زندہ نہ ہونے اور دعا نہ کر سکنے بارہ مین ہین مگر بنظر طوالت عبارت اسی قدر پر اکتفا کیا ہون اسیطرح آمدنی نذر و نیاز قبرون کی مجاورون کو لینا حرام ہے اس بارہ مین متعدد حدیثیات وارد ہین از انجملہ کتاب درالمختار کا مسئلہ دلیل قوی بین ہے۔ ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الی ضرایح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع

باطل وحرام لا یجوز لخادم الشیخ اخذہ ولا اکلہ ولا تصرف فیہ بوجہ من الوجوہ
واقعی ہو اشیا نذر کے عوام جہلا نے پیش کرتے ہین بزرگون
کے قبرون کو بطریق پیش نذر و نیاز بالاتفاق تمامی علماء معتبر کے تحقیق و
حرام ہے اُس درگاہ کے خادم کو اون اشیاء نذر کا لینا نہین
جائز ہے اور کھانا یا تصرف کرنا کسی وجہ سے یا کسی سبب سے
ہو درست نہین ہے اور کتاب بحر الرائق مین اور کتاب دلیل الصالحین
مین بھی اسیطرح کی عبارت حرام ونا جائز لکھا ہے کہ لا یجوز لخادم الشیخ
اخذہ ولا اکلہ نہین جائز ہے خادم درگاہ کو نذر کا مال لینا یا کھانا اب
کیا جواب ہے سجادگان خرقہ پوش اور مشائخان جلد فروش کا جو قبرون
پر تکلف کر کر جا بیٹھے ہین عوام کو دام تزویر مین گھیر کر لوٹ [illegible] پیدا
کر لیتے ہین اور آخرت کا وبال سر پر لیتے ہین [illegible] امور دنیا سے
چند روز [illegible] مزہ تو اوٹھاتے ہین مگر آخرت کی مدت تو ابدا
ابدا ہے خدا جانے وہان کیا مصیبت پڑے مین شیخ سعدی علیہ الرحمہ
بد دعا دیتے ہین ؎

مبادا دل آن فرومایہ شاد — کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

امیدوار بخشش [illegible] جناب [illegible] سے ہے کہ میری صاف
گوئی پر برا نہ مانین اور مجھے اپنا خیر خواہ جانین المومن مرآۃ المومنین

پس مضمون آیتہ سے مسلمانون کے عیوب بتانے سے اہل اسلام
کی تحقیر دی منظور نہیں الحمد اللہ بیان کیا ہون مگر الحق مر حق بات تلخ ہے

دوست آنست کو معائب دوست ◦ ہمچو آئینہ روبرو گوید
نہ کہ چون شانہ با ہزار زبان ◦ پس سر رفتہ مو بمو گوید

صاحبو یہ امر شرک کی نہایت ہی بد ہین اور گناہان اوس کے بیحد
ہین جن جاہلون کے دل مین موحدون سے کد ہے یہ میری حق گوئی
اُن کے جگر مین تیر ہے ◦ واللہ یعلم المفسد من المصلح اللہ تعالے
خوب جانتا ہے صلح کرنے والا کون ہے اور کون مفسد ہے مولف

یہ تصانیف سیاہ مشرک کے واسطے ہین بار ◦ کان مین منصف موحد کے گوشوارے ہے
عقبی کے چشم اعمی کا یہ ہے کحل البصر ◦ قدر اس کی ہے اسکو جو اولی الابصار ہے
ز نقد و زر گر رسا جوہر شناسد جوہری ◦ جوہر تالیف توحید موحد مشتری

افسوس کہ مشرکون نے احسانات پروردگار کے جو بندون پر
سر تا پا دنیا و دین مین مقدر ہین سب فراموش کرتے ہین اور
مخلوق مخبس خود کے خیالی احسانات کو دل مین یقین کر لیتے ہین
وہ احسانات بھی بجز خدا کے قسمت مین نہ کہنے کے نزدیک ان سے
نہ سرزد نہیں ہوتے اور مردون سے تو کسیطرح کے احسانات
ممکن ہی نہین صرف جہلا کے خیالات باطلہ ہین اور وسوسۂ شیطانی

که فلان برکت دیتے هین او وفلان کرم بخشی کرتے هین ظاهر هے که بلا توسط
خدا سے تعالے نه زنده مردے کو کچهه دے سکتا و نه مرده سے لے سکتا
صحیح تدبیر ایصال ثواب کی یهی هے که خالص خدا کے نام پر بغیر التزام رسم شرک
و بدعت ذبح هو یا پخت یا زر نقد یا اشیا یا دوگانه نماز نفل یا ختم قرآن و درود
کو خدا سے تعالے کی نذر کر دیکر کهین که خدایا اس نذر کا ثواب جو همکو ملنے والا
هے اس کو مین فلان کی روح کو بخشدیا تو تیرے حبیب کے طفیل سے پهونچا
دے تو خدا اپنے فضل و کرم سے پهونچا دیتا هے مخفی نرهے که جب خدا
کا واسطه درمیان مین آیا اور قبولیت بهی خدا هی کے اختیار مین رهی تو
حسب الحکم خدا موافق شریعت رسول الله کے سب کار و بار هونا پڑا
کیونکه جب تک منظور خدا نهو سرمایه ثواب کا نهین هوتا جب که کچهه پاس
هی سو بهو نهین تو بخشتے کیا هین بلکه بدعتی رسمون کے گناه کا عذاب منسوب
سنه کی ذات پر عود کرتا هے **مولف**

بزرگوارون په حکم حق لبس نهین ضرورت هے عود و گل کی
اگر خدا کے غضب مین هون تو غلاف و چادر مثال جل کی

معلوم نهین که یه رسم عرس و صندل کا اس ملک دکن مین کس جاهل نے
نکالا هے که بدعتیون کے سرمه کا در بجز چوبی صندل کا استعمال کسیکے
کم نهین هوتا ورنه مکه معظمه اور مدینه منوره مین بزرگون کے قبرون پر

نہین ہوتا ہے

نہ دود ورد سر ہندلیس از مردن ہم ہر سر گور دریخا ست بصندل محتاج

البتہ یہ رسم صندل کا ہنودون کے صحبت کا اثر ہے کہ وہ قوم مردون کی پوجا کے وقت اپنے جسم کو اور بت کو لگاتے ہین جہلا مسلمانون نے بھی وہی رسم ہنودی اختیار کر لئے ہین ورنہ اسلام مین عطر و بیرہ زندہ لگانا سنت ہے اور مردون کے قبر کو شمع ہے صندل کا رواج اسلامی نہین بلکہ مشابہت ہنود کی ہے شاید کسی جاہل نے ابتدا مین عورتون کی راے سے کسی قبر کو لگایا ہوگا رفتہ رفتہ ریا کار گور پرستون نے تکلف قبر پر ہنے کے لئے مثل ہنود باجا بجانا لیگیا ہوگا اب تو مزید ہے پیران ذی نشنون نے مطلوبہ سرکاری جمعیت وہاتی وغیرہ سفت سلنے سے زیادہ تر دہوم دہام نوبت و نقارہ ہجوم خلائق سے اور شور و شر آتش بازی سے لیجاتے ہین تا ادنی قبر کا تکلف و فخر بدرجہ اعلیٰ بڑھ جاے اس ٹھاٹہ و تجمل ناجایز سے کچھ تمیز نہین ہوتی کہ یہ تکلف و جلوس شادی کا ہے یا برسی حضرات کے دادا دادی کا ہے مولف

ہم ہے تعزیت تہنیت غم و شادی کی ہوئی ثواب قل و فاتحہ کی بربادی

یہ مشابہت ہنود کی ہے کہ اس قوم مین پابندی ضابطہ مذہب کی نہونے

سے مین بانی قومی اموات کے نعشون کے ساتھ دف چنگ رباب تاشے
بجاتے ہوئے پھولون کی چادر اوڑھا کر لے جاتے ہین یہ مسلمانان
بے شریعت بدعتی ملت بھی صندل اور پھولون کی چادر نوبت و نقارہ
طنبور و بانسلی بجاتے ہوئے ایصال ثواب کے واسطے اور ولی کے مزار پر
لے جاتے ہین مولف

کچھ نہین فرق ہے ذرا ایک مضمون — طرز تقریر ہے دو ہے پر ایک مضمون ہے

بھی ایک فریب مخصوص خرقہ پوشان کا ہے کہ ہر شہر و قصبہ سے لائے ہین اپنی
سکونت گاہون مین ایک حجرہ آثار شریف سے نامزد کر رکھے ہین اور
ہنود کے طاقچہ پر پردہ ڈالکر صندل بھری قبر ہین اپنی ڈاڑھی کا بال
رنگا ہوا موے مبارک سے مشہور کرتے ہین عوام بھلا کو کہان تمیز و تحقیق
کرنے کی کہ یہ بال کس کا ہے بلا باز پرس اس پر فاتحہ درود پڑہکر رخصت
ہو لیتے ہین کسی عاقل نے غور نہین کیا کہ اگر رسول اللہ صلعم کے ریش
و بروت مبارک ہی کے بال یقیناً ہین تو تیرا سو برس کے ابتدا سے
ملک مین کیسے آئے اور کس نے لایا اگر ہین بھی تو بال و کپڑا اور
جوتا و عصا وغیرہ اشیا پرستش کے قابل نہین ہوتے اس پر فاتحہ
پڑہنا ممنوع ہے اور ریش و بروت کے موئے مبارک اس کثرت
سے نکلے ہون گے جو ملک خدا کے لکھوکھا بلاد و قصبات مین تقسیم

ہوگئے ہون گے چونکہ حیات شریف مین حضرت رسول اللہ صلعم کے
انسداد ابواب شرک مین بڑا انتظام تھا کیا موے مبارک وغیرہ کو پرستش
کرنے اونکو لیا ہونے دیتے تھے صرف مکر خرقہ پوشان کا ہے کہ بالون پر نام
رسول کہا کہ قصد بنا اور کوئی کاٹ کپڑے پر نام دامنی خاتون جنت کا رکھ دینا
اور نقاشون کے ہاتھ سے کاغذ پر تصویر آدمی کی لکھوا کر صورت رسول اللہ
سے نسبت دینا اور ہر سال ربیع الاول مین بتکلف نمود کر کر سب عالم
مرد وزن کو رجوع کروا کر جاہلون سے سجدہ اور ذوی ہوشون سے فاتحہ
اور دست بوس کروانا یہ سب فریب و دغا واسطے تسخیر عوام کے
مشایخین کا ہے ورنہ نقاشون سے حضرت پیغمبر صاحب کو کہان سے دیکھا
جو تصویر اوتار لیا خود حضرت صلعم نے جاندار شئی کی تصویر کو دیکھنا
حرام فرمایا پھر اپنی تصویر کیسے اوتروائی اور حضرت خاتون جنت کو
اسقدر لباس زاید کہان تھا جو اون کی دامنیان ہفت اقلیم کے
مشایخین کو پرستش کے لیئے دست برد ہوگئین ہون جو ہزارہا قصبات
و بلاد مین تقسیم کرلئے ہین خدایا تو ان خرقہ پوشان گندم نما جو فروش
کو ہدایت توحید و تشرع کی نصیب کرتا کہ جامہ مکر کو اوتار رکھین بس
است درونت برہنہ از تقوی ۔ کز برون جامہ ریاداری
ونیز عوام الناس ایصال ثواب مردگان کے رسوم اختراعی مین

رسم بدعت ہو اور خوانی کا ایجاد کر لئے ہین یہ رسم حادث حال مین رواج پایا ہے مولود آبوی کی پیدائش کے ذکر کو کہتے ہین زمانہ حال مین کسی شاعر عرب نے تعریف مین شرف تولید رسول اللہ صلعم کے چند اشعار قصائد منظوم تو تصنیف حُسن عادت خیر و برکات مین اور ثنا سے پاک ذات مین اور وصف انوار و جمال مین اور صفت منور چہرہ و گال مین اور مدح مشکین و معطر بالون مین اور تعریف سلک و ندان گہر مثال مین حسب عقاید شریعت احتیاط سے الفاظ شرک و کفر کے اشعار قصاید اس لحاظ تہذیب سے لکھا ہے کہ کوئی لفظ افراط و تفریط کا حفظ مراتب سے نہ بڑھ جائے اور حد بشری سے فوقیت نہ کہتا ہو لکھا ہے اور زبان عرب مین الفاظ مشرکی کا استعمال بہت ہی کم ہے اُن قصائد کو اعراب با ادب و طہارت بطور تذکرہ احسن بے اجرت پڑھتے ہین فی الحقیقت اگر ذکر صحیح و شرعی ہو تو خیر ہے مگر اعجاز اشعار تالیف و توصیف بشر کا تلاوت قران شریف سے زیادہ نہو اور التزام بمقتضاے موعظنا و طرز سماع و نغمہ سے نہ پڑھا جائے کہ شریعت مین راگ حرام ہے اور پڑھنے والا

شخص صالح ہوشیار ہو وغافر نہ ہو اور ایصال ثواب کی نسبت
کلام الہی سے نہ اچھا سمجھیں کہ یہ اشعار تصنیف انسان مرکب
من الخطاء والنسیان کے ہیں اور آیات قرآن کلام الہی اور اعجاز
رسول المنجیان کے ہیں اور اشرف المولود اور [illegible]
[illegible] ایصال ثواب [illegible]
بہت ایسے متبرک تلاوت قران کو ترک کر کے [illegible]
کے اشعار اور بغاوت گفتار پر جھکتے ہیں از انجا کہ وہ
قصائد عربی [illegible] اس ملک میں پہونچ گئے ہیں وہ اکثر
تو شعرائے دکن ہندی کے [illegible] نہ بمصداق [illegible]
بلا لحاظ الفاظ توحید و شرک اور بغیر تمیز حفظ مراتب [illegible]
افراط و تفریط غور راستے جو مضمون [illegible]
آیا اور جو مطلب کہ ذہن ناقص میں سمایا بلا تمیز [illegible]
اور بغیر احتیاط الفاظات مجلدی لکھ دیتے اور [illegible]
ایک شخص کا شعر ہے ؏

محمد بظاہر تو از حق جدائی   ولیکن بباطن خدا ہی خدا ہی

اگرچہ احد میں نہ ہوتا تو کیا ہوتا
میں اپنی آنکھ ترشت پر ملا ہوتا تو کیا ہوتا

رسول اللہ ... کو ... [illegible]

... سن کو سنا دیکھو

[illegible]

[illegible] ... ہوتا

... آیا ہوتا تو کیا ہوتا

بیان ... کیا کیا ... جو ... [illegible]

عمر بھر آنکھ نہ ... پر بلا ہوتا تو کیا ہوتا

خوشامد کر کے باتوں سے ... [illegible]

... کیا ہوتا تو کیا ہوتا

غرض ایسے ہی اشعار ... شعرا ... داخل کئے ہیں

... ابیات الشعر ... الملبس

... اور ... کے اشعار کو اور تصور

... الٰہی اور اختیار رسالت پناہی کے منزلت و وقار کو

کہ ... ان اللہ بالغ امرہ اعظم العطایا سے قدرت الٰہی کا ہے

اور وہ ... شاعری انسان ناقص الافہام و فکر تباہی کا

... سے ہو ...

... میزان و نوشتہ کتاب

شرک ز توحید ندانست کس | شاعری لغوی و لغو ہست و بس

فرق نکردہ بخدا و رسول | رتبہ دو کردہ یکی بوالفضول

شعر کہ در نعت حرام آمدہ | این ہمہ ابیات عوام آمدہ

نسبت شعرا کہ شکایت فزود | آیت یتبع ز غاوون بود

مخبر صادق در تصدیق گفت | شعر مزامیر ز ابلیس گفت

شعر بتوحید کہ پسند خداست | زان تبلا میدث رحمان نداست

شعر علی گفت حسین و حسن | کعب و انس گفت و اویس قرن

شعر کہ حسان عرب گفتہ است | سید کونین پذیرفتہ است

زانکہ نبی شعر پذیرا نبود | حرفی ز افراط و نہ تفریط بود

شعر بتوحید خدا گو رسا | ہست ز اشعار فضولی لبا

عوام ناقص الافہام باوصف ایسے قرآن عظیم الشان کے ثواب بے حساب سے بے تدبر ہیں اور تعظیم تلاوت و ختم کلام اللہ کو جو افضل ترین عبادت ہے بھول گئے ہیں اور اشعار زبان الستاد کو بہ تعظیم و تکریم کلام اللہ سے بڑھکر تکلف و فرش و قنادیل سے سنوار اور عود و گلاب سے معطر کرتے ہیں سبب یہی کہ قرآن بغیر سماع و الحان کے بے تکلف جوق و جماعت کے با ادب و طہارت سے آہستہ پڑھا جاتا ہے اس سے

بدنفسی نہین اوٹھتا اور یہ اشعار غوغا سے شور و پکار اور جماعت کی
بلند للکار سے پڑھے جاتے ہین ریاکارون کو اس غوغا سے غرض
شہرت کی ہے کہ ہم بھی ایسا خرچ کئے اور جوان منزا جون کو
حظ حاصل ہوتا ہے اور حاضرین مجلس کو جاہ و شہرت سے
تواضع کیجاتی ہے اور بٹہ بڑی غرض شیطان کو کہ ارواح مسلمان
کی ثواب عظیم قرآن سے محروم رہے اور جزا اشعار ہندی
پر رفت و گذشت ہو وے اگر بنظر انصاف اور اسلامی اعتراف
سے دیکھین تو جو ثواب کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور درود
شریف اور سورہ الفاتحہ و اخلاص کے پڑہنے سے حاصل
ہوتا ہے وہ کڑور اشعار مین نہین ہے مگر یہ قدر ایماندار کو ہے
نا قدر دان کے نزدیک سب یکسان ہے القصہ ظاہر انام
مولود جناب رسول اللہ کا مگر ضمن مین اوسکے تعریف بادشاہ
کی اور قصہ دائی حلیمہ کا اور حکایت مسلم کی اور بیان امیر حمزہ جناب
کا اور قصص اولیاؤن کے اور داستان محمد حنیف کا اور کہانی
لال بی و صغرا بی وغیرہ کی بشریک مولود کر دئے ہین پڑہنے والے
والے عقلمندون کی نظر فقط تکلف اور غوغا پر ہے مگر غور
نہین کرتے کہ ایسے قصون سے کیا ثواب حاصل ہوگا جو ایصال

کرتی اور پڑھتی ہوا اسے تمام شب غنا و فقط و لا و رنڈیان اکثر
مصاحب کے گھران سے اور ان خانگیوں کی قصاید اعلیٰ پڑھتی
ہیں یہ بات تمام لیس شیعہ آئی ہر حال ان گھرانیان اپنی کہا مت
سے خوگیر بھی ہو گئی ہیں زیادہ الفات کر ذکر ایسے قصد و
کہانیوں سے کیا ثواب ایصال ہوگا اب سے سنا ہے
کہ ایک دوگانہ نفل پڑھ کر اور اس طرح کہ بخشیں تو ہزار اشعار
سے افضل ہے بخشایش اموات سے موقوف

اشعار شاعران نہیں کس حساب میں — بتلاؤ ہیں تمیز ثواب و عذاب میں
بہت کی کچھ تمیز نہ اونکو قال کی — تو ایسے کیا ہے تمیز کہ دیکھے بخواب میں

اے صاحبو بیس سال کے بعد ہر کس اہل اسلام سے مردگان
کے ایصال ثواب میں بہت قرآن شریف حتی المقدور ختم
کرواتے تھے اور وہ پڑھوائی وقف تھی کہ پڑھنے والا اللہ
پڑھتا اور پڑھوانے والا کچھ نذر اللہ نذر کر دیتا وہ تھوڑا تواضع
کرنا بہت بڑا ثواب حاصل تھا اب یہ قصاید روایات کا نتیجہ
دیکھو کہ دس بیس روپیہ ایک شب میں خرچ ہوتے ہیں اجرت
مقررہ و تعین تمیں سے شرطیہ ہاں اور مشہور و نامی کو شہرت
راگ و غنا اور لہجہ الاپنا تلاش کر کر بلاتے ہیں اور پڑھنے والا

مرثیہ خوانی نے اپنی شہرت پڑھنے کے لئے لہذا واز آلاپ
سے گایا ... اور بہ اگر فوتیرانہ شرع شریف میں مطلق حرام
ہے اور جنمیں ذکر خدا و رسول ہین تو بالکل ہی حرام ہے صد
افسوس کہ مسلمانوں مین کچھ بھی پاس شرع شریف کی نہی اگر صاحبین
خاص ذکر اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ایصال ثواب
ارواح بزرگان کرنا منظور ہو تو کلام شریف ہی مین بہترین ذکر ولادت
معجزات اور احسن العادات جناب ختم الانبیا اور احسن القصایص
پیغمبران جلیل القدر علیہم السلام کا بیان کہ باوصف بد خدا سے تعالے
نے بہترین وجوہ سے تصنیف و تعریف کیا ہے اور درود شریف
خدا سے تعالے نے خاص حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کی ذات
نفیس پر امت کو پڑھنا فرض کیا ہے جب اس مرتبہ کی
افضلیت ایصال ثواب کی جیسی کہ ہونی چاہیے نہی وہ ہے اور
خدا ورسول کو بھی پسند ہے تو پھر یہ امت حضرت صلعم کی کیون
نفس ختم قران کو ایصال ثواب نہ کر کر رسم بدعت طایفہ جماعت
سے موہوم و مشکل مین مبتلا ہوتے ہین اصل سبب اسکا یہی ہے
کہ قدر و منزلت قران و درود کی جانتے نہین اور اشعار لغوی کو
ہی بلا غور حقیقت اور بغیر تمیز فضیلت فقط نام مولود پر اداے

دوسرے کی وہوٹ پر ایصال ثواب سمجھے گئے ہین اور تصنیف
ان انی اشعار اردو وفارسی ہی مین ثواب سمجھے ہین تو یہ قصاید
نویس شاعران کم علم وناواقف قران وحدیث ہین کیا تعریف
رسول کی جو حق قدر ہے کہین گے وہ علماء فضلاء افضل آیات وحدیثہ
کے عامل علم مین کامل مولوی مولانا روم معنوی نے مثنوی مین
اور شیخ سعدی گلستان و بوستان وکریما مین اور قاضی ثناء اللہ
صاحب نے کتاب مالابدمنہ مین اور ملا حسین کاشفی اخلاق
محسنین وغیرہ مین اور جامی و نظامی صاحب کتاب یوسف زلیخا
وسکندر نامہ مین رحمت اللہ علیہم اجمعین جنکو شعراء تلامذ الرحمٰن
کہا جاتا ہے کلک راسخ العلمی سے سلک دُرِ نعت رسول صلعم کو
رشتہ نظم و نثر مین زیب التحریر کئے ہین وہ اصل مولود
تصانیف علماء معتبر اور فضلاء سے علام الدہر کے پڑھکر ایصال
ثواب ارواح مردگان کرین تو ان کم نام شاعران فی قلوبہم
زیغ کج فہمون کی تصنیف سے ہزار درجہ ایصال ثواب
مین افضل ہے مولف

وہ عالم ہین یہ جاہل نام جسکا — رواج اسکا نہین ہی یہ رسم اسکا
کلام عالم و جاہل مین ہے فرق — طلا کے آگے کیا رتبہ ہی مس کا

اصل سبب اس کا یہی ہے کہ جماعت ہای رہ وادی کی ملتزم
راگ وغنا مین لطف سماعت کا اور تجمل کا اٹھاتا ہے اور قرآن
شریف یا لغت کتابی تصنیف کو نہ آوگی سے پڑھنے مین حظ نفس
نہین اوٹھتا اگر صاحبون کی سمجھ مین یہی اشعار یعنی عوام کے رسم
مولودخوانی مین متبرک نظر آتے ہین تو حضرات منتزرین خود ہی
ذات اصالت اور زبان فصاحت سے ہون نہین پڑھتے کہ
طاہر و عابد و قابل کا پڑھنا جماعت ناقابل و جاہل و بے تہذیب
ولشہ باز و بے نماز بازاری زن و باش سے تو بہت ہی افضل ہے
چونکہ بے نمازی صبح کی نماز کا وقت ٹل جاتا ہے تو بھی لگا رہتے ہی
رہتے ہین ایسے نجس بے نماز لوگونکا پڑھنا کیا ثواب ہوگا اطفال
جہال شوخ و گستاخ تو ہوتے ہی ہین تمام شب ہزل و مسخری
اور حوائج نفسی مین اور کامون نالایق اشیا ب سے ملوث ہوکر
بے ادبی سے پڑھتے ہین وہ بیچارے بھی کیا کرین گے کہ گذشتہ واس
تمام رات کے کب تک حاجت سے رکے رہینگے حقہ
ولٹ وغیرہ طلبی اشیا کا شغل کرنا بھی ضرور ہے اور یہ بڑا سبب
غرض طرفین کا ہے کہ پڑھنے والون کو غیرت متقاضی کہ تمام شب
کی اجرت لے چکے ہین پڑھنے مین کوتاہی کیون کرین اور

پڑھوانے والوں کو غرض دامنگیر کہ زر خرچ کئے ہیں ضایع
کیوں جاوے جب تمام شب محنت اُٹھاتے تو صبح کو کوفت
دفع کرنے کو نقد اجرت اُسنے پھلا خرچہ نشہ کا کر لیتے ہیں اُن
خرچہ کا اجر الیصال ثواب میں شریک ہوتا ہے واہ پھر تو ثواب
نور علی نور میں پڑا اکثر عوام غربا مسلمانوں کو بھی مواقع الیصال
ثواب اموات قبایل خود کے پیش آتے ہیں اور جہلاے عوام
حضرات خرقہ پوش کے مرید ہوتے ہی ہیں جو فعل کہ مرشد
سے سرزد ہوتا ہے وہ فعل مریدوں کو بجاے فرض کے
ہوتا ہے ازانجا کہ مریدوں کے ابا و اجداد کی فاتحہ سالانہ
کا موقع آجاتا ہے تو اتباع مرشد کی مولود خوانی اپنے گھر میں
کر ڈالتے ہیں اور اُن کے گھر ان تنگ تو ہوتے ہیں پس
گھروں میں جاے تنگ ہونے سے دالان میں فرش بچھا کر
زنانہ یک حجرہ میں پردہ سے رہ جاتا ہے یہ نوجوانان غرب
کی آنکھ اوس پردہ پر لگی رہتی ہے طرز غنا کی الاپ اور ہاتھوں
سے بھاؤ بتاتے ہوے اشعار مضمون و لفریب اشتعالک و
اشارت کے مثل اشعار

پردہ اوٹھا دو او کملی والے   صورت بتا دو او کملی والے

تم ہمارے ہو ہمارے ہم تمہارے پر نثار　　جان کو تم پہ سے قربان کرو ہر بار بار

ایسے عاشقی اشعار پڑھتے ہین از انجا کہ النساء حبالۃ الشیطان

عورتان رسیان ہین شیطان کی اور شیطان تابوجوہ خلل انداز

عصمت کا ہے ۔

اگر نیک بودے سر انجام زن　　زنان را مزن نام بودے نہ زن

بلکہ بعض مواقع مین فساد بھی برپا ہوا ہے سو ظاہر ہے زاید

اس سے تشریح کرنے سے قلم اندازی بہتر ہے یک بدعت

تازہ اور بھی دیکھی گئی کہ علاقہ ضلع بہیر ٹھ کے قصبہ رامپور کی

مولودی جماعت ڈف بجاتے ہوے مولودی راگ گاتے

تھے البتہ چندر روز مین ایک دوسرے کو دیکھ کر شوق پیدا

ہو جاے گا آخر رسم و رواج شہرت پاے گا ظاہر ہے کہ دوم کلمہ شہادت

جو اول کلمہ مجمل کا مفصل ہے جسمین شہادت خدا کے وحدانیت کی اور

تفصیل عبدیت اور رسالت رسول اللہ کی ہے اور اسی کلمہ

کی گواہی سے مسلمان کا ایمان کامل ہوتا ہے اور بخشایش خدا

کی اسی اقرار پر منحصر ہے اور نماز کے جلسہ التحیات مین اسکو پڑھنے

سے نماز پوری ہوتی ہے اور ہر مسلمان سوتے اوٹھتے وقت

اور مرتے وقت جانکندنی کے اسی کلمہ شریف کو پڑھتے ہین تاکہ

صحیح اسی کلمہ مین پرواز ہوے اور آج تک ہفت اقلیم کے
مسلمانون نے نعش اموات کے ساتھ اسی کلمۂ شریف کو پڑہتے
ہوئے لیجانے کا دستور الاسلام ہے افسوس کہ ان نون مین کسی
ناحق شناس جاہل مطلق نے کلمہ شہادت کے ثواب پر اشعار
مولود تصنیف اردو شاعران لغو کا ثواب زیادہ سمجہہ کر نعش میت
کے ساتھ اشعار پڑہنے کا طریقہ ڈالا ہے آئندہ البتہ یہ طریقہ بدعت
کو شیطان سرکس کو بتا کر ثواب عظیم کلمہ شریف کو روح مسلمان
سے دور کریگا نادانون کو اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ ان اشعار مین نام
رسول اللہ کا ہے البتہ متبرک ہوگا مگر اس نافہم کو یہ سمجہہ نہ ہوئی
کہ کلمہ شہادت مین اللہ کا نام وحدانیت کی تعریف ہے اور
محمد الرسول اللہ کا نام توصیف عبدیت اور رسالت موصوف
ہے اور خاص خدا سے تواسکی تصنیف اور ہمارے ایمان کی
تصدیق اور مغفرت کی سند ہے یہ تو نہ سمجہے مگر شور وغل کو ہی مقبول
دل کر لئے ہین و لاکن نہین سمجہے کہ حکم خدا او رسول مین تحریف کرنا
مین بے ایمانی ہے ٥

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
جس شخص کو اتنی بہی سمجہہ نہین کہ کلام ربانی کس قدر و منزلت کا ہے

اور کلام انسانی کس نادانی اور غفلت کا ہے ایسے جاہل مطلق کے
نسبت مین شیخ سعدی فرماتے ہین ؎
پنجاہ سال عمر عزیزت گذشت ‏ مزاج تو از حال طفلی نگشت
یہان بھی دخل شرارت شیطان کا ہے کہ ارواح انسان کو ثواب
عظیم اسم اعظم خدا اور رسول کا نہ پہنچنے پائے اور تہوڑی شاعری
الفاظ کہ محض بیان لغوی اشعار پر درگذر ہو جائے سو لطف
ہے شیطان دشمن انسان مقرر ‏ نہین پہنچتا بہلا لی مو برابر

فصل تعریف شرک و بدعت عشرہ محرم

ملک ہندوستان کے عوام مسلمانون نے ہنود بت پرست کی تاثیر
صحبت سے ایام عشرہ محرم کے افعال شرک و بدعت مین اس
شرارت سے مبتلا ہو گئے ہین کہ بیان اوسکا نہین ہو سکتا کہ لا
بیان ہے اور عیان راچہ بیان یعنے کفار اپنی بتون کو جس طرح
اپنے ہاتہون سے بنا کر اونکی پرستش جس حرکات مشرکی سے
کرتے ہین مسلمانون نے بھی شندون اور جھنڈون اور تعزیون کو
اپنے ہاتہون سے بنا کر اوس پر کسی ایک بزرگ کا نام رکھ کر
خدا کے قدرتی امور مین اوس کو مقتدر سمجھ کر اوس کی پرستش بہت
عقیدت و ادب سے کرتے ہین حتی کہ خدا کی عبادت نماز روزہ

حج و زکواۃ و فطرہ و قربانی کی احتیاط اس طرف ادا نہین
کرتے جیسے خود بنائے بت کی کرتے ہین اور شیطان کے پورے
شاگرد رشید بنگئے ہین کہ اولاد اور رزق کو جو خاص خدا داد
نعمت عظمی ہے اُس خود اُستاد کردہ بت کی نذر ہر سال کے
حج و زکوٰۃ و رمضان کے فرض روزہ سے بھی زیادہ اعتقاد
سے بلا ناغہ ادا کرتے ہین حالانکہ یہ افعال کفر صریح کے ہین چنانچہ
خدائے تعالے فرماتا ہے ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق بما لا یسمع
الا دعاء و نداء اور مثال کافرین کی مانند اوس شخص کی ہے جو پکارتا
ہے ایسے کو کہ وہ نہین سنتا مگر پکارنیوالا اپنی آواز کو آپ ہی سنتا
ہے افسوس کہ مسلمانون نے بھی مثال کافرون کے صنم خود
کردہ کی پرستش اختیار کرین اور خدا داد سنت وغیرہ کے رسوم
اوس بت سے ادا کرین تو کافر و مسلمان مین کیا فرق رہا مولف

عشرہ مین روافض کے طریقے کی چال ‏— جہلائے سنن بھی وہی کرتے ہین خیال
سمجھے ہین یہ بدعات کو حسنین — لاکن یہ عداوت ہے خوارج کی مثال
لازم تھا محبان کو شہادت کا غم — برعکس یہ شادی کے ہین جملہ احوال
حرمت مین محرم کے خلاف تہذیب — کرتے ہین ہنسی مسخری و بد افعال
عزت کو کئے طاق ہین حیوان بن گئے — لنگور خر و شیر و شیاطین اشکال

پایا کیا قتل شہیدون کو یزید — کاذب یہ محبان حسینی ہر سال
سنتے ہین شمر سید شہدا کا سر — نیزے پہ چڑھایا تھا یہ شمران فی الحال
گر عقل رسا رکھتے ہین اہل اسلام — بازآئین یہ بدعت ہے ہی لعنت کا وبال

بے ادب لوگ عشرہ مین کوئی فعل حرمت اور رذالت اور بیحیائی کا اور رسوم سنت و نذر و نیاز مین کوئی درجہ شرک و کفر کا باقی نہین رکھتے ناحق شیطان کا نام بدنام ہے مگر یہ شاگردان شیطان استاد کے بھی کان کاٹے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ شیطان رمضان شریف مین قید ہو جاتا ہے اور میرا قیاس ہے کہ اس عشرہ ہی مین چھوٹ جاتا ہے **مولف**

نام بدنام ہے شیطان کا لاکن انسان — خود ہی شیطان ہی گر حق کا ہوا نافرمان

صد افسوس کہ مصنوعی شدون کی عظمت دلون مین عوام مرد و زن مسلمانون کے اشد اعتقاد سے منزدپذیر ہوگئی ہے کہ ہر سال اوس شکل خود ساختہ کا ایستاد کرنا فرض اور اوس کے پرستش کے اسباب کو بجائے فرض کے جانتے ہین لینے لباس و پھول پہنانا اور نذر و نیاز پیش کرنا اوس پر فاتحہ پڑھنا اوسمین قدرت سماعت و بصارت اور نیکی بدی کی سمجھنا اوس سے دعا مد چاہنا اولاد کا لنگر لیجانا بچوان کے گلے مین یا شدون کو منت کے تارے

پہنانا اور شدّہ کی استادگی بسر شہید کے نام پر ہے اُن کے نام
سے نیاز قبول کرنا یہ سب سراسر مطلق ہے مرد ہو یا عورت اگر یہ
یقین کر لے کہ معمول ہر سالہ عشرہ مین کوئی رسم ترک کیا
جاوے گا تو کچھ نقصان جان و مال کا ہوگا تو وہ شخص کافر ہو گیا
غرض شدّون کا استادہ کرنا بچون کا کہیل سا ہے کہ نادان بچون
نے لکڑی کو تاگا باندھ کر لگام اور لکڑی کو گھوڑا سمجھ کر دوڑ
کہیل کر کہم سے باندھ کر اُسکے سامنے گھانس دیتے رکھتے ہین
پس ان جہلاے نابالغ العقل کی مثال بھی اطفال کی سی ہے کہ لوہار کا
گہڑا ہوا اور صیقل گر نقشہ کیا ہوا بہشتی شکل کے شدّے کو نسبت
سید الشہدا سے دیتے ہین اور اضلاع کے مواضعات مین
ریشمی وغیرہ اقسام کے کپڑے میسر نہ ہونے سے ہنود و مسلمانون
کے مستعمل ریشمی اوڑہنے دوپٹے اور ساڑیان جو دولہنون نے باندھ کر
مردون سے ہمبستر ہوئی سو کپڑے مانگ لا کر شدّون کو باندہتے
ہین کیا عقل ماری گئی ہے ان بے سمجھون کی کہ پاک و ناپاک کی
بہی کچھ تمیز نہین رکھتے خبیث الخبیثات للخبیثین لطف یہ کہ شدّے
کی اعجاز و تعظیم نسبت حضرت سید الشہدا سے دیکر نو روز تک
تو بہت اعتقاد سے تکریم کرتے ہین اور جو کچھ آمدنی شدّے

کے تابوت بنا کر کی آتی سوتہ ہاتھ کہ لیتے ہیں دسویں روز شکل یزید

و شمر کے دشمن جانی بنکر اور وہ سب جا کے اسکے نوحے و تابوت وغیرہ [illegible]

ہوتے ہیں امت خلاف سنت شہدا قتل گاہ پر لیجا کر اسپر [illegible]

سے مثل شمر کے قتل کر کر قیاسی شہیدوں کا لاشہ اسپر ہی [illegible]

اوٹھا کر اور داغ کا نوحہ رونے ہوتے آل حسین کا جلسہ منعقد [illegible]

سے بہتر اسے سمجھتے اور جو یہ چاہتے ہیں زیارت کا [illegible]

قیاسی مردہ کے سامنے رکھکر فاتحہ پڑھکر تبرک [illegible] کر کے

میں حالانکہ بحکم قرآن جانب منسوب کے پاس کا [illegible] اور

مردہ کے سامنے رکھنا حرام مثل مردار کے ہے تعجب ہے اس

شادی و غمی اور دوستی و دشمنی کو ان دوستان ظاہر اور دشمنان باطن

محبان حسین اور یاران شہدا کی لعن و الفت پر کہ آپ ہی زندہ

کرنا اور آپ ہی قتل کرنا اب کیا الزام دیا جاسکے یزید و شمر کو کہ وہ دشمن

ایک ہی سال کے تھے اور یہ محبان حسین سالہا سال کے قاتل

ہیں جبکہ دشمن و دوست سے ایک ہی فعل سرزد ہو تو انکی

دوست کو بھی دشمن ہی سمجھنا چاہئے ع

بشنو اے برادر از ان دوستی کہ با دشمنانت بود ہم نشست

ذکر ہے کہ ایام عشرہ میں ایک قصبہ کے چند مسلمان محبہ تحصیل تعلقدار

سرکار کی کچہری مین استغاثہ لاے کہ اس بستی کے مزدوری پیشہ ہر سال
تاسوعا اور عاشورہ کے روز ہمارا تعزیہ بے اُجرت اوٹھالیجاتے
تھے امسال بے معمول اُجرت مانگتے ہین سرکار سے تقید ہو کہ بلا اجرت
حسب قدیم اوٹھالیجائین جواب دیا گیا کہ مزدورون سے کام لینا
اور اُجرت نہ دینا ظلم ہے ایسا حکم بے انصافی کا نہین دیا جاتا تو وہ
لوگ بہت کچہ اصرار کئے انکو با تمام حجت سمجہا دیا گیا کہ صاحبو اگر تمہارا
عقیدہ ایسا ہے شبیہ شہدا کا رتبہ رکہتا ہے تو ایسے مقدس شبیہ کو
پلید و نجس شخصون سے کیون اٹھواتے ہو جیسا تم اپنے بزرگون
کا نعش اپنے کاندہون پر اٹھالیجاتے ہو اُن سے تو حضرات شہدا
بزرگ ترین تم ہی اٹھالیجاؤ اگر یہ شبیہ تم لیجانے کے قابل نہین
ہے تو ایسے ناقص شبیہ کو پرستش کر کر گناہ شرک سے مستحق
عذاب خدا کیون ہوتے ہو تو سب لاجواب ہو کر چلے گئے کیا
غفلت کا پردہ مسلمانون پر پڑ گیا ہے کہ ہر قصبہ و دہ مین فی محلہ
ہر فریق یک عاشورخانہ بغرض تفاخر نام قومی مقرر کر لئے ہین اور
شب گشت تاسوعہ و عاشورہ کے روز شیطان خود بانی فساد
بنکر حضرات شیخ و شاب اور جہلا بے اہل حرفت و اکتساب کے
درمیان ہو کر شرافت کا زعم اور رزالت کا عار دکھا کر مفسد

پنجاتا ہے تو ہر کس کی سپہ گری کے زعم کو جوش مین لانے نشہ
رستہ نفسانیت کا متحرک ہوجاتا ہے پیرو مشایخ صاحب سے نے
ادہر بگڑ جاتے ہین کہ ہم شرافت دستگاہ ہین ہمارا علم آگے
رہے اور قاضی اودہر اڑجاتے ہین کہ شریعت پناہ ہین ہمارا تعزیہ
آگے رہے ہے مولف

ابتدا مین ہر دو کے تکرار ذرہ کا فساد ہے برا انجام اسکا دلمین نہ ہو دیکہو
اس موقع تنازع مین شیطان قابو پاکر مریدان اشتیار پسند کو حضرت
شاہ کی طرف اور رعایا سے پیشہ ور عقیدت مند کو شریعت پناہ
کی کمک پر لاتا ہے بقول جہلا کہ عشرہ کے سپاہی اور بقر عید کے قصائی
مشہور ہین پہر تو کیا پوچہو گے ادہر سے تلوار اور ادہر سے لٹھون
کی مار چل جاتی ہے پس حلبہ شہادت تو یکطرف رہ جاتا ہے
سر دست معرکہ کشت و خون مین یہ علیحدہ شہادت و رسوائی محبان
شتر دون کی ہوجاتی ہے سچ ہے شیطان علیہ اللعنۃ بڑا دشمن
انسان ہے کہ شتر دون کی کرامت کو خادمان شتر دون کی جان و
ایمان پر تصرف کروا دیا کہ نادانون کا مال خرچ ہوا ایمان خراب
ہوا عزت ریزی ہوئی اور جان گئی انتہا انجا کہ روز ازل سے خلقت
عورتون کی ناقص العقلی سے مرکب ہے اور تعریف انکی اللہ تعالے

اور یہ

ان کیدکن عظیم ہے فرماتا ہے کہ تحقیق مکر عورتوں کا بہت بڑا ہے
اور گر وہ مستور و مخدرہ گوشہ نشین ہونے سے نہ علما سے
پند و موعظت کا موقع ملتا ہے نہ شرک و بدعت کی برائی معلوم ہوتی ہے
نہ توحید کی اور فرض و سنت احکام اسلام کی تعلیم ہوتی ہے پابندی ان کی
پابندی رکھی جاتی اور خدا فرماتا ہے کہ اے عیال کو قوا انفسکم و اہلیکم نارا
بچاؤ تم اپنی ذات کو اور عیال کو آگ سے اس ارشاد کو نہ اپنا خیال
نہ جہلا باپ بھائی کو کہ خود ہی بے تربیت و لاعلم ہیں اور نہ خویشتن گم
است کرا رہبری کند ہرچند بفرمان الرجال قوامون علی النسا مرد افسر
مقتدر ہیں عورتوں پر بسبب خود مردوں کی جاہل و بے علمی ہو تو پھر کیا امید ہے
ہے عورتوں نے تعلیم علم شریعت پائی ہی کب کہ وہ ان سے
ہی جاہل مطلق ہوں پھر تو عورتیں جس طرح چاہتی ہیں رسمیں اپنی
شرک و بدعت کے رسموں میں غلطاں رہتیاں ہیں بلکہ مرد ان
دیوث ہی اشیاء نذر و نیاز کے حسب فرمائش خرید لا دیتے
ہیں اور سب کار و بار شادی و غمی کے انھیں کے اختیار میں
رکھ دیتے ہیں پھر تو شتر بے مہار ہو کر خودی رسم و آئین
بے مہابا کرتیاں ہیں حدیث شریف ہے کہ النساء حبالۃ
الشیطان عورتاں رسیاں ہیں شیطان کی سب

اگر نیک بودے سر انجام زن — زنان را مزن نام بودے نہ زن

استغفر اللہ عورتون کا کیا یہ انسان گنہگاری سے ایسا پھنسا ہے کہ کفر
مین کچھ باقی نہین رہا بیان محرم کا عانہ نظر آتے ہین گھرون کی صفائی
کرواتے ان مین اور گھر کے ایک طرف دکہلواتے ہین جیسا
مندر ہندوان پرستش کا حجرہ علیحدہ بنا رکھتے ہین اونھین
کے پرتو سے یہ مسلمانان بہی پیرون کے نام کا حجرہ الگ مقرر
کر لیتے ہین اُسکو لیپ کر بہت ہی ادب و احتیاط سے دروازہ
پر پردہ ڈالکر ظروف نکلی کورے منگوا کر ظروف کو اور دیوارونکو
صندل کے چھاپے مار کر پانی نئے گھڑون مین اچھوتے کا بہر کر
اُس پانی کو پینے اور برتنے سے محفوظ رکھکر بہت عقیدہ سے
جس تاریخ مین جو کچھ پکوان معمولی مقرر ہے نہا کر اُسی حجرہ کے
اندر پنت معینہ کو اگر اوس پر فاتحہ پڑھتے تک نہ پانی پیتے و نہ
سخت کا مزہ چکھتے حجرہ ہی کے اندر رکھکر اندر ہی کھلا کر اندر ہی
ہاتھ دھلواتے ہین جب تبرک اندر ہی پکایا گیا اور اندر ہی کھلایا
گیا اور اندر ہی ہاتھ دھولایا گیا تو اندر ہی اُسکا فضلا بہی نکال دینا
اُسی جاسے مین ضرور ہے کہ پوری احتیاط تبرک کی ہوتی ہے کہ اُسکا
کوئی جز بھی باہر نہین جانے پاتا استغفر اللہ مسلمانون نے رسم

اچھوت کا جو اختیار کرتے انہیں اُسپر فاتحہ پڑھتے ہیں کہ بحث تو حرف
میں نہیں البتہ [illegible] ہندو دیوان کے مڑھی او رسول [illegible]
نعوذ باللہ منہا [illegible] من تشبہ بقوم فہو منہم سچ ہے
جس قوم کی مشابہت کیا وہ شخص اُسی قوم سے ہوگا [illegible]
کہ انسان [illegible] کی نیاز نذر کا مرتبہ زیادہ ہوگا یا [illegible] اور
فرض ذات بندہ کی نماز کا مرتبہ بڑا ہوگا اگر [illegible] نماز کا نیاز سے زیادہ
تر سمجھتے ہو تو دیکھو کہ [illegible] اور وضو کا پانی اور پیشاب و پاخانہ کا پانی
ایک ہی حکم میں ہو گیا [illegible] تو دونوں [illegible] اگر [illegible] میں تو وہ پانی
نجس نہیں ہوتا ہے نیاز [illegible] عجیب شے ہے کہ اس کے کھانے
پانی کو چھوتے ہی نجس ہوتا ہے گویا یہ مثال برہمن کی ذات کا ہے
کہ وہ پلیدوں کا کھانا پانی مسلمان چھوتے ہی نجس ہو جاتا ہے غرض
کہ اچھوت کرنا اور کھانے پانی کو جھوٹا ہو گیا سمجھنا عقیدہ کافروں کا
ہے نہ مسلمانوں کا ۔

گوشت جس حیوان کا کھانا روا   اُسکا جھوٹا پاک اور انسان کا
ہندو مذہبی سے جو کہ وہ ان دیو کے نام کا کرتے ہیں سو اُن کے خیال
ناقص میں ہے کہ دیو کو وہ چیز منظور نظر ہوتا ہے سو یہی خیال
خام اچھوتے کا بھلا سے اہل اسلام کے دلوں میں بھی آگیا ہے

کہ روح مردہ کی اپنے نام کے بخت کو دیکھتی اور قبول کرتی ہی
سو یہ مشابہت کفار کی ہے ورنہ ارواح کو کھانے سے کیا تعلق
ہان کھانے کے ثواب سے غرض ہے اور ثواب کھانے کا جب ہی
حاصل ہوتا ہے کہ بخشش کرنے والے کی نیت نذر اللہ کی ہو و
ونیز شریعت رسول اللہ میں مردے کے نام سے پکانا اچھوا
کرنا اس پر فاتحہ پڑھنا حرام ہے جو بخت کہ شریعت سے حرام
ہوا اسکا کھانا آپ کو درست نہیں بجز مخمصہ والے کے کہ مخمصہ
تین روز کے بھوک کو کہتے ہیں جب کھانا ہی درست نہوا
تو ثواب اسکا نہیں ملتا جب بخت کا ثواب حاصل نہو
اس بخت کا خرچہ ضایع ہے پھر پکوانا کیا فائدہ انسے ہی
ان بے عقلوں پر کہ ایک نادان نے پیر کے نام کی نیاز کو اچھوتا
کا بخت کروانا ہے اس پر دس عاقل ودانا کھڑے ہو کر
فاتحہ پڑھتے ہیں لازم ہے مسلمانوں کو ایصال ثواب کا بخت
حسب شریعت بلا التزام اچھوتا نذر اللہ کی نیت سے پکاکر
غربا و محتاج کو کہلا کر اس کھانے کا ثواب بحوالہ خدا جس
مردہ کو چاہیں بخشش دیں و وعدہ اسکو لغفر ہو کر اسکا ثواب
مردوں کی ارواح کو پہنچا دیتا ہے لیکن یہی بات سچ ہے

اور باقی سب بیان لا یعنی خود نمائی کے واسطے ہیں مشکل تو یہ ہے
کہ حق بات سمجھتا ہے وہ اسلیے کوئی بدگمانی سے ایک نام الہی
رکھ دیتے ہیں اور آپ اپنی نادانی پر نازان رہتے ہیں یہی تو بے
انصافی ہے کہ پیر اوستاد چھوڑا اور بیٹے کو توال اتحاد میں آ
اکثر اہل اسلام خود بخود پسندی سے اپنے کو شریف النجابت ان
او نجیب الطرفین سمجھ لیتے ہیں لا علمی سے تقلید و عادت و
وقت کے زمانہ خرد سالی سے والدین کے عادات بد کی رکھ
لیتے ہیں اور مردین وہی سمجھ بدعت مرفوع العادت
شرک ملوث و غیرہ میں با اعتقاد کلی قائم ہوتے ہیں احکام الہی
واجب کے ادا کرنے میں لاپروا اور ترک کر بیٹھے
ہیں مگر نیاز و نذر پیران کو نہایت عقیدت و ادب اور چیا
مدوست اور بہت خوف و ہیبت سے ادا کرتے ہیں اور یہ
غیر اللہ پرستی سے خدا بالکل ناراض ہے اور فرماتا ہے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء
مشرک کو ہرگز نہ بخشونگا اور بخشونگا سوا مشرک کے
سب گنہگاروں سے جسکو چاہونگا اور خدا کی راہ کے نفقہ
کے بارہ میں شروع قرآن شریف کے سیپارہ الم میں

سے شروع آیت تک یہ متقیون کی تعریف فرمایا ہے ہدی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰہم ینفقون یعنی
قرآن متقیون کو ہدایت کرتا ہے متقی وہ لوگ ہیں جو بنا ان
دیکھے ایمان لاتے ہیں اور اُنہوں نماز کو قائم رکھتے ہیں اور
اُسکا رزق اُسکے نام پر خرچ کرتے ہیں بلکہ قرآن شریف
کے ترجمہ تفسیر دیکھو ہر سورۃ میں بتائی شرک کی بُرائی
اور تمام قرآن شریف خاص بنا ہی میں شرک و کفر کے
نازل فرمایا ہے ۵

چنانچہ کتاب ہدایہ میں جملہ کلام اللہ آیت آیت ہگی یعنی قرآن اور سب آ
اور سورۃ المائدہ میں انما حرم علیکم المیتۃ سے ذٰلکم فسق تک
پوری آیت صاف و صریح الفاظ میں حرمت غیر اللہ کے نام
سے ذبیحہ وغیرہ حرام ہونے میں تقربات بزرگ منسوبہ جانب اولیاء
میں فرمایا ہے اور متعدد حدیثات رسول اللہ صلعم کے اولیا
کی نذر و نیاز حرام ہونے میں مشکوٰۃ شریف اور بخاری اور
ترمذی و ابو داؤد شریف وغیرہ میں مرقوم ہے اور اُن
حدیثات کا حوالہ کتاب در المختار اور طحطاوی حاشیہ در المختار
میں اور فتح للرحمان اور کتاب الادب مولانا ابو الکمال ادریس

ہین اور کتاب ... قاضی شہاب الدین ناگوری مین اور کتاب ... اور
مجالس الطالبین ... اور دلیل الصائمین اور بحر الرائق مین اور فتاوی ...
اور شرح منہاج مین اور رسالہ ارشاد قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی مین
اور کتاب تائید ... حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کے
جواب چہارم اور بست و پنجم ذیل و پنجم مین اور جملہ کتب ملا علی
قاری وغیرہ محدثین مین بالاتفاق علما سجدہ وطواف ونذر و دعا ونیاز
و منت وحیث نیاز و ذبیحہ نام زد انبیا اور اولیا کا حرام و نجس
مطلق لکھا ہوا ہے اور خود پیغمبر صلعم اپنی ذات کو ایسے فعل
نکرنے سے منع فرماتے ہین سوا اسی کتاب مین اوپر کے مضمون
مین درج ہو چکا ہے مگر شیطان علیہ اللعنہ نے دلون مین بجائے انبیا
کے اولیا کے نام کی نیاز کو بہانہ مین ایصال ثواب کے ایسی کچھ
پر عظمت سے بالعقیدہ محبت ڈالدیا ہے کہ ایمان جانا اور خدا اور رسول
کی لعنت مین گرفتار انا قبول ہے مگر نیاز مشرکی نہین چھوڑتے
اگر بدعتیون کو پوچھیں کہ یہ نیاز کس دلیل سے کرتے ہو تو جواب
لغو دیتے ہین کہ فلان کو میٹھا پسند تھا تو کونڈے بھرتے ہین
اور فلان کو کھار السیند تھا تو پلاؤ پکاتے ہین اور فلان کو سنون سے
گھی اور گوشت اور گیہون پکانا پسند تھا تو ... کرتے

ہین اور فلان کو شربت ہا کھچڑی روٹ جنگی لپ پسند تھے استغفر اللہ
کیا بہتان ہے بزرگون پر کہ بزرگان دین ایک وقت کا کھانا وہ
بھی سد رمق سے زیادہ نہین کھاتے تھے اور دو تین روز کا کھانا
جمع کرنا حرص الدنیا عذاب الموت سمجھتے تھے بدعتیون نے
ایسی بے ولیل باتین کر دہ خود کو نبھانے کی بہت بنا لیتے ہین
الغرض یہ نیازون کا فصل دین محمدی مین نہ فرض نہ سنت و
نہ نفل و مستحب و نہ بزرگان دین کے کتب معتبرین داخلہ
بلکہ جملہ تصانیف علما محقق کے با لاتفاق حرمت ثابت ہے
صرف شرکون نے خیالی پلاؤ پکا کر انکے فاتحہ دیتے
ہین سو ہر کس بخیال خویش خبطے دارد ورنہ بزرگان
دین تمامی عمر اکل حلال اور صدق مقال اور قناعت و توکلی حال
مین رہتے ہین کیا بدعتیون نے ملوث کمائی کے کھٹے میٹھے پر
حرص خیال کئے ہین یہ سارا فتور شیطان کا ہے جو
کسیکو بت پرستی ہے سکھاتا کسیکو قبر و شدون پر جھکاتا
غرض اللہ سے وہ نون کو روکا بھلا جنت لجا دوزخ مین جھوکا
قیامت تو یہ ہے کہ نذر و نیاز جھوٹے سے غیر اللہ کے
نام پر کرنا طریقہ کفارون کا شرک صریح ہے شرک اگر عورت

ثبت ہوا اور ہو تو مرد کے نکاح سے نکل جاتی ہے ...
... ہو تو عورت کے نکاح سے نکل جاتی ہے ...
در المختار کا مسئلہ ہے کہ اگر نکاح شرعی میں ... شریک
و بدعت طریق کفر کے شریک ہو تو نہ ... باطل ...
ولد الزنا نکاح باطل ابتدا او حرام کی ہوتی ... اور افعال
شرکیہ و بدعت سے جو مسلمان سے صادر ہوتے ہیں
دو طرح سے ایک شادی میں جیسی دولہا کے ...
کمر میں اور ہاتھ میں کنگن اور سہرا کو ...
و کلس و پیر ملا و کی کھیری اور بیلی پیری کی پوری ...
اور تیل چڑھانا کا پوجا و باجا و چاول دلہن کے ہاتھ سے ...
پر مارنا اور نکاح کے وقت چھپار کہنا و جلوہ کھیلانا وغیرہ
سب رسوم خالص کفر کے ہیں دوسرا فعل پرستش
اموات کا سجدہ و طواف و نذر و نیاز و دعا اور تحیت انھوں
سے کرنا بخیال ناظر و حاضر مردہ کے اور تعین تاریخ و تقرر
اقسام تحیت کرنا اور قبر و ستگہ و جھنڈہ کے سامنے رکھنا
وغیرہ شرک اور کھانا اوس کا حرام ہے جب یہ دو طرح
کے افعال و رسوم مسلمان عورت و مرد سے ادا ہو گی

تو اُسکے مشرک ہونے مین اور ایمان اور عقد نکاح فیما بین کا ٹوٹ
جانے مین کیا شک ہے جب نکاح ٹوٹ گیا تو شرافت نہ ان
رہی پس حضرات خود پسندونکا دعوی شرافت کا غلط ہوا لفظ شرافت
ادنی و اعلیٰ فقیر و چمار کو بھی خود پسندی کا ہے چنانچہ خدای
تعالے فرماتا ہے مردون کو ولا تنکحوا المشرکات حتی یومن ولامۃ
مومنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم اور عورتون کو حکم کیا ولا تنکحوا المشرکین
حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم یعنے مردون
کو حکم ہوا کہ مشرکہ بی بی کو نکاح مین نہ لو اگر باندی مومنہ ہے تو
بہتر ہے اس بی بی مشرکہ سے اور عورتون کو حکم ہوا کہ مشرک مرد
کو نکاح مین نہ لاؤ اگر غلام مومن ہے تو بہتر ہے اس شریف زادہ
مشرک سے اگرچہ تمکو یہ دونو کی پیرزادگی پسند ہو تو کیا مگر
عین رذیل ہین بسبب مشرکی کے اور رسول اللہ صلعم فرمائے
اپنے دختر نیک اختر کو کہ یا فاطمہ بنت محمد لا تتکلی انا بنت النبی اعملی
اعملی اعملی اے فاطمہ تکیہ نکر پیمبر زادگی کا عمل کر ٥
بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست تو رسول اللہ صلعم کو خدا کا حکم ہوا کہ
مان باپ کی تعظیم کر اور جھڑک کر انکی مت دے کہ تیرے
رب صغیر ہین مگر وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس

لک به علم فلا تطعهما. اگر جھگڑین تیرے سے که شرک کرے تو دور
ہو اُن سے که وہ مان باپ تیرے ہین اس آیت شریف کو
گلستان مین سعدی علیه الرحمه ترجمه کئے ہین ؎

ہزار خویش که بیگانه از خدا باشد ۔۔۔ فداے یکتن بیگانه کاشنا باشد

اگر اپنے ہزار خویش خدا فراموش ہون اور ایک شخص ہمارا
بیگانه اور خدا دوست ہو تو اُس پر سے یہ ہزار خویشون کو صدقه
کرنا چاہئے ظاہر ہے حال شرافت خاندانیون کا که ایام عشرہ مین
اکثر عورات حضرات شرافت دستگاہون کے باوصف
مخدرہ پردہ نشین ہونے کے حسب مردون سے علم و تعزیه
کی شد ہار و سنبھال و تکلف مین رجوع رہنے سے اُن کے
عورتون کو بھی شوق و عقیدہ دل مین آجاتا ہے اور حقیقت یہی ہی
که باپ کا عمل بیٹے کو اور مرد کا فعل عورت کو موثر ہوتا ہے کیونکه
بڑا آدمی گھر کا جو فعل کرتا ہے اس کے اہل بیت کو وہی تعلیم
ہوتی ہے تو رانڈون کو تماشائے عاشورخانجات اور جلسه
سواری علم و تابوت دیکھنے کے لئے بہت عقیدہ سے
چادرین اوڑھ کر گھر سے نکل جاتیان ہین اور مرد چشم پوشی
کرتے ہین مگر اس نکلنے مین سو خرابیان ہین مرد ہو یا عورت

باہر نکلتے وقت سُرخ و سفید لباس ضرور پہنتا ہے جب عورت
لال پیلا پوشاک پہنی اور باہر نکلی تو دیکھنے والے کی نظر مین
غبت پیدا ہوتی ہے اگر مرد رہرو کی نزدیک سے بازو
رگڑتی جاوے تو فاحشہ سمجھی جاوے گی اگر غیر شخص کو دیکھ کر
بازو ہوگئی تو مرد آدمی کو زیادہ تر دید کی خواہش ہوتی ہے
کہ یہہ عورت کس عمر و شکل کی ہوگی جب جلسہ گاہ کی غول مین
پھنستی ہے تو ہر کس و ناکس کے دھکون مین آگئی اگر علیحدہ
جاسے مد نظر مین کھڑی ہوگئی تو صدر نشینان جلسہ گاہ کی آنکھ
ان ہی عورات پردہ پوش پر لگی رہتی ہے اور ان عورات کی
نظر بھی اُن نوجوانون کے شملون پر گرتی ہے بلکہ بازو دار
بازاری عورت مخبر بنکر بتلاتی ہے کہ وہ فلان امیر کا بیٹا
ہے اور یہہ فلان نواب کا بھائی ہے بہر حال چار چشمی کا
موقع آجاتا ہے تو شیطان مخبر بنجاتا ہے ؎

زن بد در سرائے مرد نکو ہمدرین عالم است دوزخ او

جب کہ عورت ایک وقت باہر نکلی اور ایک اسال تماشہ بینی
کی چاٹ لگ گئی پھر تو بشیر کی مُنہ کو لہو لگا اگر اُس کا
ارادہ نہ بھی ہو تو عورات محلہ دار خواہران شیطان

[illegible] ان کی کوششیں [illegible] پچھلی صدی کا ایک دن ہے سوائی
[illegible] ہوا [illegible] کھڑی ہے
[illegible] باقی ہے اور مستورات
[illegible] کی شدیدان کی ہے
[illegible] مردوں کو لازم ہے کہ ایسے ایام کثرت الفحوش میں
[illegible]
[illegible] گرچہ وزر و آشنا
[illegible] ہزار طرح کی خرابی ہے
[illegible] مردوں میں مخلوط [illegible]
[illegible] باقی نہیں رہا بلکہ
[illegible] کی شوخی و گستاخی [illegible] مردان کی عاجز ہیں اور
[illegible] سبب خرابی کی پردگی
[illegible] مسلمان عورتوں
کی [illegible] بے پردگی کا [illegible] کی فکر و تردد میں گرفتار
ہیں [illegible] کو کیوں پسند کرتے ہیں
[illegible] خرابی [illegible] صاحبہ کی بیوی سے ہو گئے
ہیں اگر کسی دیوث کو اپنا خاندانی طریق سے گوشگی کا

رواج دینا منظور ہے تو اپنی زوجہ کو اپنے ساتھ بازار مین
لیکر پھرتا تا شوخ چشمون نے دیکھ اور پوچھ لین کہ کہین
پر مین راحت نفسی ہوتی ہے یا بازار مین لگی ہوئی ہے
ظاہر اون بدخواہان عصمت کے عورتین جو باہر نہین نکلتے
ہین اس طریق سے تو یقین ہوتا ہے کہ البتہ عاصمہ ہین کہ بے
غیرتی گفتار شوہر خود کو پسند نہین رکھتیان افسوس ہے
بے غیرتی پر مردون کے کہ جو بات کہ عورتون کو پسند نہ آسکے
تو کیا اوسکی رائے ہے خدائے تعالےٰ نے بے پردگی کے
بارہ مین رسول اللہ صلعم کو حکم فرمایا کہ قل لازواجک وبناتک ونساء
المومنین یدنین علیہن من جلابیبہن کہدے اے محمد اپنی عورتون
اور بیٹیون کو اور ایمان والیان عورتون کو کہ لگالین اپنے اوپر
تھوڑی سی چادرین تاکہ پہچانی ہوئی بیبیون مین اور باندیون
مین ناموس عصمت سے اور پردہ ہوجاوے نظر سے بدنیت
کے۔ ناقص فہمون نے ان چادرون کے حکم کی تاویل چادر اوڑھکر
باہر نکلتے ہین جو کرتے ہین سو انکی کوتاہ فہمی ہے ؎ فکر ہر کس
بقدر ہمت اوست، مگر خدائے تعالےٰ کا حکم اس منشا سے
نہین ہے کہ عورتون سے لئے چادرین اوڑھکر باہر جاوین یہ حکم

مخدرہ بی بیون کو اس مصلحت سے ہے کہ گھرون مین ذی عصمت
بی بیان مثل فاحشہ عورتون کے باریک کپڑے جالی وغیرہ
کی چولیان اور بے آستین کی کرتیان جس مین انگ نظر آوے
نہ پھنین بھر جسم لباس پہنے اوڑھے رہین تا لی بی اور باندی
مین لباس کا فرق رہے برادری کے محرم مرد گھرون مین آنے
والون کے سامنے بی بیون کا جسم بے ستر ہے باندی
اور بی بی مین تمیز ہووے چنانچہ نماز مین باندی کا ستر شامل
مردون کے ستر کے اور بی بیان بھر جسم چادر اوڑھین جو مسئلہ
شرعی ہے اور بی بیان ہمیشہ سب وقتون مین سالم آستین
کے کرتے اور دوپٹہ اوڑھنے کا جو رسم ہے سو اسی حکم
جلابیب ھن کی تعمیل ہے باہر نکلنے کا حکم ہی نہین ہے اگر ہوتا تو رسول
اللہ صلعم اپنی بی بیان اور بیٹیان مطہرہ اور زنان مومنات
کو مسجدین جا کر جماعت مین نماز پڑھنے کا حکم دیتے مگر
نہین دئے کہ عورت باہر نکلنے کی عادی ہو گئی تو آنکھ
کا پانی مر جاتا ہے چادر کا احتیاط نہین رہتا جیسے ہندو انکی
چھتریان ہین آخر ان بی بیون کی عادت بھی ایسی ہی ہو گی
دیکھو بے گوشگی کا خرابہ کہ غیر مذہبی عورتین چھاتیان کو

گولی بناکر بال سر کے پہہوڑ کر شہوت کا انڈا مرغ دل سنکا
بنا کر دکھاتیان ہین اور ہر غیر شخص کے ہاتھ مین ہاتھ ملاکر
رشتہ شہوت کو اُس تک کے ملاتیان ہین نہ اُنکو ستر
عصمت کا خیال و نہ کلام فحوش سے زبان کی سنبھال
نہ مردونکو اُن سب کے غیرت او نہ خوف آخرت یہ سب خرابی
بے حیائی اور بے پردہ داری کے بدولت ہے حدیث
شریف مین مروی ہے کہ روزازل مین عورتون کو نو
حصہ شہوت اور مردون کو دس حصہ شہوت دی گئی ہی
مگر عورتون کو بفضل خدا حیا کا پردہ آنکھون پر ڈالا گیا
ہے کہ جوش شہوت کو نظر بند کر رکھاہے اگر مسلمان
عورتین بے پردگی کو اختیار کرین تو یہی حال ہو جاتا ہے
جیسے غیر قوم کی عورتین بازارون اور عرس و جاترا مین
دکھاتیان ہین افسوس ہے کہ جو نااہل بے گوشگی
کے قایل ہین اور ایسی بُری چال کو رواج دینا چہتے ہین
کمال درجہ کی بیحیا ہین اور رذیل ہین عجب نہین کہ اُن کی
نفوس اصلی کا خیال جوش مارتا ہو ورنہ از انجا کہ روزازل
مین محکمہ قضا و قدر سے یہ تقدیر انی جاعل فی الارض خلیفہ کے

ہزار نفسانیت سے آتشک لگی ہے مرد و زن میں سرپا
شہوت کا بازار آمادہ ہے بر لبوں میں نہ فرما جوشش سے تیار ہی
ہستی تا بطرف العین بطرز کاہ تیزہ و بدست آتش رغبت کو
بر سر التہاب لاتا ہے مولف

مرد و عورت میں لگوی لاگ ہے ۔ مینس عصمت کو شہوت آگ ہے

کتاب الحدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک شخص نابینا آیا اور اندرون خانہ آنے کی اجازت
چاہا حضرت صلعم نے زوجۂ مطہرہ خود سے جو فی الوقت
حاضر تھین فرمایا کہ پردہ ہو جاؤ حضرت مقدسہ نے فرمایا کہ وہ
اندھا ہے کیا دیکھے گا حضرت صلعم نے فرمایا اگر وہ نہ دیکھا
تم تو دیکھتی ہو حسب خدا اور رسول کی رو سے بمقتضائے
مصلحت پردہ داری طریق عصمت و عفت مین حریم حرمت
کے مقتضے ہے تو یہ نا اہلون نے اپنی خباثت کو بے فائدہ
دلائل لاینعی سے پیش اور اوقات خود کو ضایع کرتے ہین
اور وبال اخرت سے بیاندیش ہوتے ہین کہ یہی تقریر و
تحریر اُن کی رزالت و سفاہت کی دلیل ہے کہ البتہ
اُن کے اصلی نفوس کف سلف سے بد کو زن و النسا کو صحبت

سو صحبت [illegible] ان سے بچنی ہے تو وہی تاثیر [illegible]
ان نامحفوظوں [illegible] بھی اثر کرتی ہے مستورات ذوی عصمت [illegible]
ننگ و ناموس کا ستر اوٹھا [illegible] میں حدیث شریف
میں مروی ہے کہ ابی حمید ساعدی [illegible] نے نبی صلعم سے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ میں آپ کے پیچھے نماز کی اقتدا کرنا چاہتی
ہوں حضرت صلعم نے فرمایا کہ [illegible] گھر میں فرض نماز نہیں پڑھنا
اور تم عورتوں کو [illegible] مشکل کر [illegible] اسلئے کا حکم نہیں
کیوں اقتدا [illegible] نہ [illegible] فی زمانا [illegible] لوگوں میں [illegible]
عورتوں کو شریعت کے کاموں کی [illegible] اور ایمانی ابواب پر
نظر بہت ہی کم ہے اور منجملہ ارکان ایمان کے فقط ایک نشان
موہوم شرم و حیا کا بمصداق حدیث شریف الحیاء شعبۃ
من الایمان شرفا مستورات مخدرہ میں باقی رہگیا ہے
مبادا اگر اتنا ہی پردہ حیا کا فریق اسلام اور طریق ایمان
سے اوٹھ جاویگا تو کافر و مسلمان میں کچھ تمیز نہ کی
جاویگی اور پردہ عصمت و عفت کا دار دنیا سے اوٹھ جاویگا
اور حیا عجیب خصلت شریفہ اور سیرت لطیفہ مقبول خلائق
کہ اسی کے بدولت عالم میں انتظام امور دینیات و دنیا

اسکا قیام پذیر ہے ورنہ فرمان خدا الذین ہم لفروجہم حافظون
مین غافل اور امانت مین بیمانہ پیغمبر و رسول ہے

گر حیا نبود بیفتد رسم و سمت انسیان ۔ آن حیا را در میان نیست از تقاضای حیا

روز ازل سے یہی شرف نصیب انسان تہا کہ حضرت آدم
و حوا علیہما السلام کا لباس بہشتی ستر عورت کا چہینا گیا
تو تقاضائے حیا سے جہاڑ ون کے پتون سے ستر پوشی
شرمگاہ کی کرلی اور خدا ئے تعالیٰ نے نافرمانی کے بارہ
مین باز پرس کیا جواب مین عرض کئے کہ خداوندا نافرمانی
کیا تو ہون مگر تقاضائے حیا سے خطا و نافرمانی کی شرم
رکہتا ہون پس یہ حوالہ شرم و حیا کا خدائے تعالیٰ کو
پسند آیا اور خطا معاف فرمایا **مولف**

دیکہو شرم و حیا کی خوبی کو ۔ شرف بخشی ہی مرد و بی بی کو

بمصداق الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء شیطان روز
ازل سے انسان کو محتاجی اور بیحیائی سبکے کام سکہا رہا ہے
اور اس زمانہ قریب الابد مین یہ نائبان ابلیس ساعی ہین کہ رسم
بے پردگی اور بیحیائی کا اسلام مین شایع ہو جاوے اور بدکاری
حریم حرمت مین رواج پاوے تا سفینہ ننگ و ناموس

بی بیان ذی عصمت کا ورطہ رسوائی مین غرق ہو جائے لیس
خرابی ہو ان بدخواہان حیا سے بخبائی کہ امر ناممکن کے
درپے ہوتے ہین استغفر اللہ یہ فعل ناجایز کسی شریف مرد
کو پسند ہوگا نہ کسی بی بی حرم محترم ست کو گوارا ہوگا واللہ
بی بیان ذی عصمت مرجائینگی مگر افسوس اس فعل بیجائی
پر ہرگز نہ آئینگی دراصل تو عورت مایہ نقد غیرت مرد ذی
عزت کی ہے اور مایہ شئے واجب الحفاظت ہوتی ہی
اگر حفاظت نہ کرین تو طرفۃ العین مین نقد عصمت وستبرد
غارتگر ہو جاتی ہے عورت کے معنی برہنگی کی ہے اور
برہنگی کو ستر ضرور ہے **مولف**

عصمت زن نقد زری کر حفاظت نرکھے نہ دور
زر کو صندوق مقفل ہی مین رکھنا ہے ضرور

مشہور ہے کہ صدقہ جان کا مال ہے اور صدقہ عزت کا
جان ہے استغفر اللہ یہ کیون کر مقتضائے غیرت بخشا
ہوگا کہ ذات انسان تو اشرف المخلوقات سے بی پردگی
عورت سے ضرور ہی دست مروت کا دامنگیر حمیت
غیرت شوہر لامحالا ہوگا مگر حیوانون کو غیرت نفسی متقاضی ہے

کہ نرنج و بکرا اور بیل و کتا وغیرہ بہ نسبت مادہ سے ایک دوسرے
پر جان دینے کو آمادہ ہو جاتا ہے مگر سور کہ اپنی مادی کے
پاس دوسرے نر کو بلا لاتا ہے اگر انسان بھی اپنی عورت
کو بے پردہ کیا اور غیر مردون کو اپنی عورت کا نقش و ہونٹ
اور ناز و ادا اور زینت و کرشمہ بتایا دکھایا تو اُسی دیوث
کا شان ہے تو خنزیر کا سا ہے موافق

افسوس مفسدین کی غیرت کہان گئی   ذلت دین ماصیہ کے یہ کیونکر بن گئی
حسب حدیث شعبۃ الایمان ہے حیا   سے بے پردگی کی بیماری ہی اسلام ہوئی

الغرض عورتون کو در پردہ رکھنا بہت ہی درست اور
نہایت مناسب اور بہر حال بجا اور مقتضا ہے حیا اور
حکم خدا و شریعت رسول خدا سے اور بس ہ

ز دیدار اغیار زن کور باد   چو بیرون شد از خانہ در گور باد

حدیث شریف مین آیا ہے کہ روز حشر مین بہ نسبت
مردون کے عورتین دوزخی بہت ہونگی ظاہرا افعال
شرک و بدعت کا چرچا عورتون ہی کی بدولت ہو رہا ہے
اور مرد اونکے تابع امر ہین وہ جو حکم کرتیان ہین یہ
بجا لاتے ہین اگر مردون سے کہین کہ کیا صاحب

تمہارے گھرون میں بے شرعی کام ہوتے ہین کیون منع نہین کرتے
تو کہتے ہین کہ ہم کیا کرین کہ ہماری عورتان بات نہین مانتیان
اونکا پانچوان مذہب سے معلوم ہوا کہ یہ چھٹے مذہب والے
دیوث ہین کہ عورات ان پر غالب ہین اور مرد آن مغلوب
کہ حسب الحکم انکے عود وگل نار د توڑتی لادیتے ہین اور
بچون کو مراد کے طوق ونسلی کڑہ وبیڑی ڈالتے ہین یہ
عجیب سنت بدشگون ہے کہ خوشی سے برائی چاہتے ہین۔
دمڑان فال بدکا ہر دحال بدم بچون کا لنگر شدون کے
سامنے لیجانا بھی شرک جلی اور بے عقلی ہے اگر یہ رسم
اسلامی ہوتا تو امرا و وزرا ملکون کے اپنے اولاد کا لنگر
خاص قبر شریف پر حضرت سید الشہدا کے کربلا مین لیجاتے
مگر نہین کہ ناجائز طریقہ کفر کا ہے اور شریعت مین مرد
آدمی کو سونا چاندی اور خالص ریشمی لباس پہن لینا حرام
ہے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایسی حرام شئے
سے انکار محض رکھتے تھے یہ دوستان ظاہر و دشمنان
باطن حسین کے لئے جو چیز کہ جناب حسین رض کو بری تھی وہی
حرام شئے زیور وریشم کے کپڑے مخالفت شریعت

کے اور دشمنی سے حضرت ...

شہدون کو گالے ڈالتے ہین ...

بیئے کافرون سے بدی فساد ...

زیر کرتے ہین تو لوٹ ...

کے منہ مین ہڈی رہتے ہین ...

حرام اشیا کو اونکے گلا یا ...

اٹھا کے پھرانے والے سے بازی اور ...

شیطانی حال آتا سو وہ بکر شیطانی سے ... مین ... کا

ورنہ اولیا اور شہدا کا کام مثل شیطان آنکہ مین آنے کا

نہین ہے بلکہ وہ لوگ بعد رسول اللہ کی حضوری مین حاضر

رہتے ہین ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن

عند اللہ یرزقون اور مت کہو تم ان لوگون کو جو مارے جاتے

ہین اللہ کی راہ مین مردے بلکہ زندہ ہین وہ اللہ کے

نزدیک رزق پاتے ہین جب ایسے مقدس لوگ حضوری

خدا مین ہین تو ان ناپاک بخشیدہ اور ابلیس [illegible] کے اثنا مین کس طرح

آوین گے معلوم ہوا کہ علم [illegible] کو جو حال آتا ہے صرف

فریب شیطان ہے اور یہی خود [illegible] سے مکر

کرتے ہین بعض جاہل بدعت عشرہ کی برائی پر قایل ہو کر
کہتے ہین کہ واقعی رسوم عشرہ بری ہین مگر کافرون کو اسلام کے
راغب اور رجوع کرنے کے لئے اخذ اسلامی دبدبہ و شوکت سے مقصود
خیال جہل ہے کس لئے کہ ہندو اسلام کی طرف رجوع نہین کرتے
ہے وہ مراد ہے کہ کلمہ پڑھ کر مذہب کفر سے توبہ کرے اور
پوری طور سے اسلام قبول کر ثابت قدم رہے نہ کیا اپنے مذہب
کفر پر قایم رہ کر قبر پرستی و شدہ پرستی مین شریک ہوگا تو
جو ہندو شنکر کی رسوم اپنے بتون سے کرتا ہے وہی افعال اسلامی
بزرگون کے ابواب مین بھی کرنے گا چنانچہ انھین کفار کے شریک
ہونے سے شادی اور عرس و عشرہ و موتا اور ایصال
ثواب و نذر و نیاز مین کفر کے رسوم شریک ہوگئے ہین مولف
کو دعوی یہی مکہ ہو تو قیر شریعت . کرین جب دین مین بدعتین شرکت
کر ضد مین ہین جب کفر و اسلام ہم کیون جمع ہون یکجائی دونو کام
سنیہ و اگر اسلامی کاروبار مین شریک ہوا ہی تو کیا حاصل کہ
کفار بولا اعتبار دیکھے ہندو نے مسلمانی ابواب مین شریک
ہو گیا پھر جاتا ہے تو مسلمانون کے تئین کیا ہوا البتہ
تیار کر انکے دہو کر دلو کا پوجا کرتا اور کہانا کہاتا ہے اور

ہندوون کے سامنے مالیدہ وغیرہ لیجاتا ہے۔ ہندوون میں سے بعض ان
سے علٰحدہ رکھکر نیاز پڑھواکر ہاتھ اوٹھاکر تقسیم کرتا ہے جب اہل
اسلام سے اسقدر نفرت رکھا تو رجوع ہونا کیا حاصل ہندوستان
ہندوون کیطرف جھکتا ہے تو اپنے بت کی شکل ہونے سے
رغبت کرتا ہے مگر سنگ زرد ہرا اور شغال۔ اکثر عوام مسلمان
عشرہ میں پلنگ پر نہیں سوتے اور بی بیون سے صحبت
نہیں کرتے سمجھتے ہیں کہ امام حسین تخت نشین ہو گئے۔ زنا با کی سے
بے ادبی کیون کرین یہ خیال صرف جہل و حماقت کا ہے کہ ہندو
آدمی کے ہاتھ کا بنایا ہوا ادنی چیز لوہا پیتل و لکڑی کا حضرت امام
حسین رضی کی ذات مقدس سے استغفر اللہ یون کرنے سے و
منت بہت دیکھا ویکھی اور پلنگ پر سونے کی ممانعت شریعت
سے کسی ایام مین نہین آئی۔ ازانجاکہ خاص ذات اقدس حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ معظم کی اور
جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ اور کربلا وغیرہ شہرون
مین زیر زمین مدفون ہین ان شہرون کے لوگ ابتدا
سے آج تک پلنگ پر سوتے اور عورتون سے زندگی
کرتے اور بچے جنتے ہین وہان اصل مقام پر تو بے ادبی

نہین ہوتی اس نقلی شے سے آدمی بنائے ہوئی شکل بت کا ادب
کرنا کیا یہ عقلمندی ہے نہین کہ فریب شیطان ہے بلکہ جلاہہ
عورتون سے سیا شرت کے اوقات عبادت مین شریک
کئے جاتے ہین اور عوام مسلمان عشرہ مین گوشت نہین کھاتے
یہ رسم بھی منجملہ رسوم شرک کے ہے ورنہ خدا نے حلال
جانورون کا گوشت کھانا حکم کیا ہے پس حلال شے کو حرام
سمجھنا برہمنون کا کام ہے نہ مسلمانون کا گوشت کھانے
والے ہندو اپنے تہوارون مین گوشت کو نجس سمجھکر نہین
کھاتے وہی پرتو رزیل مسلمانون پر پڑا ہے کہ عشرہ کو مثل
تہوار سمجھکر گوشت کو نجس جانکر نہین کھاتے اور عظمت ماہ محرم
اور رجب اور شعبان اور رمضان کی بحکم الشہر الحرام بالشہر الحرام
والحرمات قصاص یہ چار مہینے کی حرمت باقی آٹھ مہینون پر
فاضل ہے اور یہی فضیلت کا سبب سعادت تھا کہ جناب
رسول اللہ صلعم کو شرف معراج نصیب ہوا اور شعبان مین
شب برات مقرر ہوئی اور رمضان مین حضرت رسول اللہ
پر روزے رکھنے کی دولت سرفراز ہوئی اور لیلۃ القدر
کی فضیلت رکھی گئی اور ماہ محرم مین سعادت شہادت حضرت

امام حسین رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی پس معلوم ہو کہ ماہ محرم
شہادت سے حضرت سید الشہدا کے شریف نہین ہوا
بلکہ فضیلت مین محرم الحرام کے سعادت شہادت حضرت امام
رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی اور حضرت امام حسین مسلمان کا ل تھے
گوشت کھانے سے انکار نہین رکھتے تھے کہ آپ کے نانا
حضرت رسول اللہ صلعم بحکم خدا امت پر حلال فرمایا اور آپ کھایا
جاہلون نے اپنی جہالت سے نجس سمجھتے ہین مگر لطف یہ کہ
عین زیارت کے فاتحہ کو بکرا ہی ذبح کرکے نخنیت کرتے اور
خاص نام حضرت پر ہی تو فاتحہ دیتے ہین تو نجاست کہان گئی
استغفر اللہ بے علمی کیا بُری شے ہے کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
اور یہ بھی بہت بڑا شرک فعل ہے کہ مسلمانون سے ہر شخص
کی شادی کے اول سال کے عشرہ محرم مین دولہ دولہن
کو آپسمین ملنا تو کجا مگر ایک دوسرے کو دیکھنے نہین دیتے
بلکہ ایک بستی مین نہین رکھتے یقین کر لیے ہین کہ اگر
ملین گے تو نقصان جان کا ہوگا یہ کیسا بڑا شرک ہے
نعوذ باللہ منہا البتہ ابتدا مین اس رسم شرک کا بانی حماقت
سے خیال کیا ہوگا کہ عشرہ کے ایام متبرک مین ناپاکی مباشرت

ی مناسب نہین ہے دولہہ دولہن کا شوق بنا ہے اگر نزدیک
رہین گے تو پوری سے ملیا ہین گے اور ناپاک ہون گے تو
بے ادبی ہوگی اس رسم جاہلی سے دس دن عشرہ مین دولہ
کو علیحدہ رکھا ہوگا پس اسیطے ہی موقع مین شیطان علیہ اللعنة
کو قابو فتنہ انگیزی کا ملا کہ یہ رسم شرک کا تمامی جاہلان زمانہ
کے مسلمانون کو سکھا دیا کہ فرضی تشہیر ہو گیا ہے دیکھئے ابتدا
مین بخیال ناپاکی ہم بستری سے علیحدہ رکھے گئے تھے اب
مشرکون نے اس کو نقصان جان سمجھہ گئے ہین اگر ناپاکی
ہی بالفرض سمجھے ہین تو ایک ہی سال نہین کیون سمجھتے کہ ہر سال
کے عشرہ مین بھی وہی سال اول کی ناپاکی کے خیال سے دولہ
دولہن کو ہر سال کے عشرہ مین ایساہی دور رکھ کر دیکھنے ندینا
تھا مگر سال اول ہی مین اوسکی برائی سمجھے اور دوسرے سالون
مین وہ احتیاط نہ ہا یہ مشرکون کی حرکت نانت ہے اور
شیطانی فریب کیا جاہل مسلمانون کی عقل ماری گئی ہے کہ کچھہ
سمجھہ نہین رکھتے کہ ایمان کیا شئے ہے اور صفت ایمان مین
والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کو کیا سمجھہ کر اقرار
واثق توحید خدا کے اسنے نادانو مجھے آپ کا احسان آتو اوکہ ہر سال

کے کل ایام عیش مین ہمبستری نیکو روا ہین سوا ایام حیض و نفاس
یا احرام و اعتکاف کے وقت نہ ہے باقی ہے سب ایام مین سال تمام کے
مین یہ شغل تمہارا حلال کر دیا ہے حتی کہ رمضان المبارک جو سب
مہینون مین افضل ہے اُس مین بھی راتون کو خدا نے فرمایا ہے احل لکم لیلت
الصیام الرفث الی نسائکم یعنی حلال کیا ہے راتون کو رمضان کے
تمکو بے پردہ ہونا عورتون سے تمہاری ہے افسوس کہ خدا
کی اسقدر مہربانی بندون پر ہوتے ہیں مشرکون نے خود
رائی سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر لیکر نا فرمان خدا
کے ہوتے ہین یاد رکہو کہ خدا اور رسول کے اجازتی کامون
مین نفع اور خوبی اور عزت ہے اور بے شرعی کامون مین
خرابی اور بے حیائی اور نقصان ہے مخفی نہین کہ شرف شہادت
سید الشہدا کے زمانہ سے ہزار سال تک کے عرصہ تک
ماہ محرم کے عشرہ مین کسی طرح کی برائی نہ تھی اور ملک عرب
مین اب تک بھی نہین فقط اس ملک ہند مین بھی چار سو سال
سے یہ شیطانیت مروج ہوئی ہے تحقیق کیا کہ بانی
اس رسم شدہ کا طیمور لنگ ہے کہ زمانہ سلطنت
خود مین ہر سال شوق زیارت مزار مقدس حضرت حسین

[illegible] ذکر کربلا کا کرتا تھا اور ابتدائے سلطنت

[illegible] مراثیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ماتم اور

[illegible]

[illegible] سے

[illegible] اپنے [illegible] اور شہروں

[illegible] اور رعایا [illegible] کی

[illegible] گیا [illegible]

شادی [illegible] ہو گیا تو ہر کدام طمع سے

[illegible] ہر شہر [illegible] عوام الناس نے اختیار کر لئے

انکو بھی [illegible] رسوم [illegible] جاری ہوگئی جواب تک

ہند میں رسوم سب مشکلوں چلا آتا ہے اور اسی حرص و غرض

سے ہر کسی نے فعل شیطانی اختیار کر لیکر سب مانگنے

کھانے کا گر زبان سے لئے ہیں ورنہ بجز طمع گدائی کے کسکو غم

شہر [illegible] نہیں ہے فقط حرص و طمع سے مانگ

کھانے کے رسوائی عشرہ کی اس غایت کو پہنچا دی ہے

ابتدائی نیت تمیون کو کہ صرف ایصال ثواب کی تھی اب انتہا اُنکی
پرستش سے عذاب شرک کو پہنچا دی مشرکین کو ان افعال سے
منع کرین تو کہتے ہین کہ اگر فعل برا ہوتا تو آبا و اجداد سے کیون
چلا آتا ہے کہ آج تک کا نہین یہ رسم قدیم ہے اسکا جواب خدا
تعالیٰ نے قرآن مین دیدیا ہے کہ او لو کان اباؤھم لا یعقلون شیئا و
لا یھتدون کیا اگرچہ ان باپ دادا اُنکے بے خبر الواب شریعت
سے اور نہ ہدایت یافتے ہون علم دین کی تو کیا تم بھی اُسی نادانی
مین شریک رہوگے افسوس باپ دادا کی مثال دینے والے
خلف الصدق اولاد کی لیاقت پر کہ اپنے بڑون کی نادانی
ظاہر کرتے ہین بعض جاہل حماقت سے کہتے ہین کہ جب یہہ
استادگی شدہ سرکار رسم ناجایز ہے تو شہرون کے حاکمون نے
کیون جایز رکھتے ہین اُنکا جواب یہ ہے کہ مراتب خسروی اور
مراعات سروری کا لازمہ انصاف شاہی ہے کہ مخلوق خدا
ہر مذہب کے رعایا و کاروالونکو بلا ظلم و جبر اونکے ملت پر
آزادانہ رکھنا شرط ملک رانی اور مصالحت رعایا پروری
ہے اور ان اقوام کے بد رسوم کو بتدریج مٹانے کی تدابیر
سلطنتی یہ کہ انتظامی اسباب تربیت رعایا مثل ترمیم مدارس

تعلیم اور تعمیر مساجد و مہمان سرائے اور تقرر وظایف علما و غربا کے مامور کئے جائین تا تعلیم رعایا کی پند و نصایح سے ہوتی رہے اور ان ابواب کا انتظام رکہنا اوپر ذمت ہمت سلاطین نیکو الائیم متصم ہے جب اس قبیل کے انتظامات سے جاہل آدمی علم دین اسلام جانکر حق و باطل سے واقف ہوا تو خود ہی شرک و کفر کی برائی اور غضب الہی کے خوف سے گناہان کبایر و شرک سے بچیگا افسوس کہ اس زمانہ مین قران مسلمانون کو قسم کہا لنے کے لئے وثیقہ رکہیا ہے نہ عمل کرنے کے لئے اگر فیصدی پانچ آدمی عالم علم قران و عامل بالحدیث اور پیرو شریعت رہین تو اونکو وہابی نام رکہکر باوصف حق گوئی کے جہوٹا الزام لگاکر بدخلق ہو جاتے ہین خدا نے تعالے لئے ایسے جہوٹ الزام دینے والون کے نسبت مین فرماتا ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے ان کے منہ سے جو کہتے ہین وہ سب جہوٹ ہے مشکل تو یہ ہے کہ مسلمانون کو ہنود کی رسوم کی شامت بہت جلد اثر کرتی ہے یعنی بت پرستی کی تاثیر شدہ پڑتی

دفتر و جھنڈہ پرستی ہین اور کنگن و ناریل اور سہرا شادی
کے دولہ کو باندہتے ہین اور مردے [illegible]
کے لفظ رام رام اور رگڑ مار ڈنڈوت کا سلام [illegible]
ڈاڑھی منڈوا کر کچھ بڑہانے مین زیادہ [illegible]
ہین اور شریعت کے ابواب کا اثر بہت کم [illegible]
نہین ہوتا اگر مخالفت کرین تو اور ضد کرتے [illegible]
ہین اور ہندو کو مسلمانون کے طریقہ کا اثر کچھ نہین [illegible]
نماز روزہ کلمہ درود و سلام علیک [illegible]
یا مسلمان کا پکایا کھانا اور پانی [illegible] نہین [illegible]
خدایا تو مسلمانون پر رحم فرما انکے دلون مین رسوم دینی اور
شرع نبوی کا شوق دلا اور طریق اسلام پر مستقیم کر
اور ثابت قدم رکھ آمین یا رب العالمین فقط
تمت